391

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 21-مارچ2011

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ مواصلات و تعمیرات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) اوقاف 2011 (مسودہ قانون نمبر 1 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) اوقاف 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ریونیو، ریلیف واشتمال نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) اوقاف 2011 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) انتقال جائیداد 2011 (مسودہ قانون نمبر 2 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) انتقال جائیداد 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ریونیو، ریلیف واشتمال نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم)انتقال جائیداد 2011 منظور کیاجائے۔

392

3۔ مسودہ قانون(ترمیم) تقسیم 2011 (مسودہ قانون نمبر 3 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم) تقسیم 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ریونیو، ریلیف واشتمال نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم) تقسیم 2011 منظور کیا جائے۔

4۔ مسودہ قانون(ترمیم)بچوں کی ملازمت 2011 (مسودہ قانون نمبر 4 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)بچوں کی ملازمت 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے محنت وانسانی وسائل نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)بچوں کی ملازمت 2011 منظور کیا جائے۔

5۔ مسودہ قانون(ترمیم)(خدمات کا ریکارڈ)ملازمت 2011 (مسودہ قانون نمبر 5 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)(خدمات کا ریکارڈ)ملازمت 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے محنت وانسانی وسائل نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم)(خدمات کا ریکارڈ)ملازمت 2011 منظور کیا جائے۔

6۔ مسودہ قانون (ترمیم) ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب 2011

(مسودہ قانون نمبر 7 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے صنعت نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب 2011 منظور کیا جائے۔

393

7۔ مسودہ قانون (پرنٹنگ اور ریکارڈنگ)قرآن مجید 2011(مسودہ قانون نمبر 6 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (پرنٹنگ اور ریکارڈنگ)قرآن مجید 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے مذہبی امور اور اوقاف نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (پرنٹنگ اور ریکارڈنگ)قرآن مجید 2011 منظور کیا جائے۔

8۔ مسودہ قانون قرشی یونیورسٹی مریدکے 2010 (مسودہ قانون نمبر 24 بابت 2010)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون قرشی یونیورسٹی مریدکے 2010، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے تعلیم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون قرشی یونیورسٹی مریدکے 2010 منظور کیا جائے۔

395

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا تئیسواں اجلاس

سوموار،21۔مارچ2011

(یوم الاثنین،15۔ربیع الثانی1432ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز،لاہور میں سہ پہر3بج کر56منٹ پر زیر صدارت
جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ
الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ
تُوعَدُونَ ﴿٣٠﴾ نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ
وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ﴿٣١﴾
نُزُلًا مِّنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ ﴿٣٢﴾

سُوۡرَةُ حٰمٓ السجدة آیات30 تا32

جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر وہ (اس پر) قائم رہے، ان پر فرشتے اتریں گے (اور کہیں گے) کہ نہ خوف کرو اور نہ غمناک ہو اور بہشت کی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا خوشی مناؤ(30) ہم دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے دوست تھے اور آخرت میں بھی (تمہارے رفیق ہیں) اور وہاں جس (نعمت) کو تمہارا جی چاہے گا تم کو (ملے گی) اور جو چیز طلب کرو گے تمہارے لئے (موجود ہوگی)(31)(یہ) بخشنے والے مہربان کی طرف سے مہمانی ہے(32)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

صلی اللہ علیک یا رسول اللہ وسلم علیک یا حبیب اللہ
غم سبھی راحت و تسکین میں ڈھل جاتے ہیں
جب کرم ہوتا ہے حالات بدل جاتے ہیں
رکھ ہی لیتے ہیں بھرم ان کے کرم کے صدقے
جب کسی بات پہ دیوانے مچل جاتے ہیں
کوئی دیکھے تو ذرا ان کی دہائی دے کر
عشق صادق ہو تو پتھر بھی پگھل جاتے ہیں
اسم احمد کا وظیفہ ہے ہر اک غم کا علاج
لاکھ خطرے ہوں اسی نام سے ٹل جاتے ہیں
آ پڑے ہیں تیرے قدموں میں یہ سن کر ہم بھی
جو تیرے قدموں میں گرتے ہیں سنبھل جاتے ہیں

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے آج کے ایجنڈے پر محکمہ مواصلات و تعمیرات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال سید حسن مرتضیٰ صاحب کا ہے۔

چودھری ظہیر الدین خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب!

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! پچھلے دنوں جب یہاں پر بطور Custodian of the House ایک بات آپ کے علم میں لائی گئی تو آپ نے نہایت شفقت فرماتے ہوئے اسے take up کیا اور لاء منسٹر صاحب کی طرف سے بھی بالکل crystal clear حالات بیان کر دیئے گئے، ایف آئی اے کی طرف سے پہلے verbal اور پھر تحریری بات آئی۔میں اپنی پارٹی اور ایوان کی طرف سے بھی آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے Custodian of the House ہونے کے ناتے ہمارا مان رکھا اور آپ نے اس معاملے کو اپنے تئیں لیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا۔میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اسی wording میں ایک تحریک استحقاق ہے جس پر ہماری پارٹی کے تمام ممبران کے دستخط ہیں اور میں اسے out of turn پیش کرنا چاہتا ہوں لہذا استدعا ہے کہ مجھے یہ پیش کرنے کی اجازت دی جائے تاکہ اسے اس کے ساتھ منسلک کر دیا جائے۔میں لاء منسٹر صاحب سے بھی یہی گزارش کروں گا کہ میں اس کی wording پڑھ دیتا ہوں یہ بعینہ وہی ہے لیکن یہ بات قانون اور روایات کو مضبوط کرنے کا ذریعہ بنے گی لہذا میں پھر استدعا کرتا ہوں کہ مجھے یہ تحریک استحقاق out of turn پڑھنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: میں آپ سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ جب تحاریک استحقاق کا وقت آئے گا تو میں آپ کو ضرور موقع دوں گا اور آپ پڑھ لیجئے گا۔

چودھری ظہیر الدین خان: بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، مستی خیل صاحب!

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: جناب سپیکر! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ایم ایم اے کے پارلیمانی لیڈر علی حیدر نور خان نیازی صاحب احتجاج کر کے House سے چلے گئے تھے۔میری استدعا ہے کہ آپ کسی منسٹر کو depute کریں کہ وہ انہیں واپس House میں لائیں۔

جناب سپیکر: احتجاج کر کے گئے ہیں؟

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: وہ احتجاج کر کے واک آؤٹ کر گئے تھے لہذا آپ کسی منسٹر کی ڈیوٹی لگائیں کہ وہ انہیں واپس لے کر آئیں یا پھر کسی پارلیمانی لیڈر کی ڈیوٹی لگائیں چونکہ وہ بھی پارلیمانی لیڈر ہیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! وہ ریمنڈ ڈیوس کے issue پر احتجاج کر کے ایوان سے گئے تھے، اب ریمنڈ تو امریکہ پہنچ گئے ہیں لہذا اب یہاں اس پر احتجاج کا جواز نہیں بنتا۔۔۔

جناب سپیکر: وہ مجھ سے بات کر رہے ہیں، مجھ سے پوچھ رہے ہیں، وہ اس House کے معزز ممبر ہیں انہیں واپس لانا ہے۔

محترمہ سیمل کامران: میں بھی آپ سے ہی بات کر رہی ہوں۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! اگر وہ باہر تشریف لے جا چکے ہیں تو پھر آپ یہ اعزاز مجھے بخش دیں اور ایک منسٹر صاحب کو میرے ساتھ بھیج دیں تو میں ان کو منا کر لاتا ہوں۔

جناب سپیکر: ملک احمد علی اولکھ صاحب! آپ تشریف لے جائیں اور علی حیدر نور خان نیازی صاحب کو باعزت طریقے سے House میں واپس لے کر آئیں۔

(اس مرحلہ پر وزیر زراعت ملک احمد علی اولکھ معزز ممبر جناب علی حیدر نور خان نیازی کو لینے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! علی حیدر نور خان نیازی صاحب نے احتجاج بھی اسی اُجلت سے کیا ہے جتنی اُجلت سے حکومت پنجاب نے ریمنڈ ڈیوس کو یہاں سے فرار کرایا ہے۔ حکومتی بنچوں پر بیٹھنے والے لوگ اس پر احتجاج کر رہے ہیں، یہ حیران کن بات ہے۔ (ن) لیگ والے ہمیشہ کمال کرتے ہیں اور اس طرح کے کام کر کے وہ سب کو حیران کرتے ہیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! ریمنڈ شریف تو امریکہ چلا گیا اب اس بارے میں احتجاج کا کیا فائدہ ہے؟

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! اچھی بات ہے کہ علی حیدر نور خان نیازی صاحب نے احتجاج کیا۔ آپ اجازت دیں کہ House میں اس معاملے کو discuss کیا جائے۔ ریمنڈ ڈیوس کو یہاں سے فرار کرانے میں کس کا ہاتھ ہے اس بارے میں یہاں پر ضرور discussion ہونی چاہئے۔ عوام کہہ رہی ہے

کہ اس معاملے میں حکومت پنجاب ملوث ہے تو مہربانی کر کے House میں ریمنڈ ڈیوس case کو discuss کرنے کی اجازت دی جائے۔ علی حیدر نور خان نیازی نے صحیح احتجاج کیا ہے۔ یہ معلوم ہونا چاہئے کہ ریمنڈ ڈیوس کو کس نے فرار کرایا ہے؟

پوائنٹ آف آرڈر

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سول سیکرٹریٹ میں پی سی ایس افسران کی اپنے مطالبات کے حق میں ہڑتال پر گرفتاری اور جیل میں نامناسب سلوک

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! دو دن پہلے جب پی سی ایس افسران نے احتجاج کیا تو ان کے ساتھ حوالات میں بہت بُرا سلوک کیا گیا۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ پنجاب کے پڑھے لکھے نوجوانوں کی تذلیل کی گئی ہے۔ آپ ڈی ایم جی گروپ کے افسران کی پالیسیوں کو دیکھ لیں، ان کی وجہ سے صوبہ کے حالات کس قدر خراب ہو چکے ہیں، انہوں نے صوبے کو یرغمال بنایا ہوا ہے۔ آپ پی سی ایس افسران کی بات سنیں۔ حوالات میں بند کر کے ان کی جو تذلیل کی گئی ہے اس کا ازالہ کیا جائے۔ چار خواتین پی سی ایس افسران کو بھی گرفتار کیا گیا ہے۔ ایڈیشنل چیف سیکرٹری نے کہا ہے کہ یہ میرے ساتھ دست و گریبان ہوئے ہیں۔ آج میڈیا آزاد ہے اگر کسی جگہ پر ایسا کوئی واقعہ ہوا ہے تو اسے دکھایا جائے لیکن ان پڑھے لکھے لوگوں کی اس طرح سے تذلیل کرنا کسی طرح بھی مناسب نہیں ہے۔ حکومت پنجاب یہ غلط کر رہی ہے۔ صوبہ پنجاب ڈی ایم۔ جی گروپ کی جاگیر نہیں ہے۔ پی سی ایس افسران اٹھارھویں یا انیسویں سکیل میں ہی ریٹائر ہو جاتے ہیں۔ ان کو کبھی سیکرٹری نہیں لگایا جاتا۔ سب سیکرٹری صاحبان ڈی ایم جی گروپ کے لگے ہوئے ہیں۔ احد چیمہ اٹھارھویں سکیل کا آفیسر ہے لیکن اس کو بیسویں سکیل کی سیٹ پر بٹھایا ہوا ہے۔ آپ پی سی ایس افسران کی بات سنیں، ان سے گھر خالی نہ کرائیں اور ان کو نوکریوں سے معطل نہ کریں کیونکہ یہ زیادتی ہے، یہ ظلم ہے اور اس ظلم کے خلاف ہم آواز بلند کرتے رہیں گے۔

جناب سپیکر: محترمہ! اب آپ مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔ جی، رانا افضل صاحب!

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! میری بہن نے پی سی ایس افسران کے بارے میں بات کی ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب علی حیدر نور خان نیازی واک آؤٹ ختم
کر کے ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

جناب سپیکر: جناب نور حیدر نیازی صاحب! Welcome back! جی، رانا صاحب!

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! میری بہن نے پی سی ایس افسران کے بارے میں بات کی ہے۔ حکومت چلانا گریڈ 17,18,19,20 کے سینئر افسران کی ڈیوٹی میں شامل ہوتا ہے۔ آپ پنجاب حکومت کا گزشتہ تین سالوں کا ریکارڈ اٹھا کر دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ ان پی سی ایس افسران کے معاملات کے اوپر خلوص نیت کے ساتھ کام کیا گیا ہے اور ان کو ترقیاں دی گئی ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "جھوٹ، جھوٹ" کی آوازیں)

جناب سپیکر! یہ ایک حقیقت ہے کہ 320 افسران کو ترقیاں دی گئیں، ان کو تربیتی courses پر بھیجا گیا اور ان کی بیشتر demands کو مان لیا گیا۔ ہم ان افسران کو خوشحال دیکھنا چاہتے ہیں لیکن انھیں چاہئے کہ وہ اپنی ذمہ داریاں بھی پوری کریں۔ ان پی سی ایس افسران میں سے چند نے جو example set کرنے کی کوشش کی ہے وہ سراسر غلط ہے۔ اگر اتنے ذمہ دار افسر بھی صبر کا پیمانہ چھوڑ دیں اور مظاہرے شروع کر دیں تو پھر کیا حکومت کو ایکشن نہیں لینا چاہئے؟ چند لوگوں نے بہت سے دوسرے شریف لوگوں کو بھی اپنے ساتھ زبردستی ملوث کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت نے اب بھی برداشت، تحمل اور صبر کا مظاہرہ کیا ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر پر تقریر کی اجازت نہیں ہوتی۔ یہ وزیر نہیں بن سکیں گے چاہے جتنی مرضی چمچہ گیری کر لیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ بیٹھیں۔ رانا صاحب کو اپنی بات مکمل کرنے دیں۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! پی سی ایس افسران کی ہر demand ہم نے پوری کی ہے، ان کے کوٹا اور ترقی کے معاملات کو discuss کیا گیا۔ آپ نے as a Custodian of the House ایک کمیٹی تشکیل دی تھی جس نے پی سی ایس افسران کے نمائندوں کے ساتھ بے شمار meetings کیں۔ یہ ریکارڈ کی بات ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان پی سی ایس افسران نے جس انداز سے مظاہرے کئے ہیں وہ قابل برداشت نہیں۔ اگر حکومت کے سینئر افسران بھی اس قسم کی حرکت کرتے ہیں تو یہ قابل افسوس

ہے۔میں درخواست کرتا ہوں کہ اس کمیٹی کی رپورٹ منگوا کر House میں پیش کی جائے اور پھر اس رپورٹ پر point to point بات کر لی جائے۔آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ آیا حکومت پنجاب نے زیادتی کی ہے یا پھر discipline کے زمرے میں آتے ہوئے ہمیں مزید کارروائی کرنے کی ضرورت ہے۔یہ نہایت سنجیدہ معاملہ ہے اس پر حزب اختلاف کو سیاست نہیں کرنی چاہئے۔یہ صوبہ پنجاب کے discipline and governance کا معاملہ ہے۔یہ سیاسی معاملہ نہیں ہے اس بارے میں نہایت ذمہ داری کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ہمارے لئے ڈی۔ایم جی اور پی سی ایس افسران دونوں اثاثہ ہیں۔

جناب سپیکر: راناثناء اللہ صاحب!اسی حوالے سے ہم نے اس House کی ایک کمیٹی بھی بنائی تھی کیا آپ اس بارے میں بات کرنا چاہیں گے ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور(راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر!اگر حزب اختلاف کے معزز ممبران اجازت دیں یا سننا چاہیں تو میں عرض کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی،وہ سنیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر!اس معزز ایوان میں بیٹھے ہر معزز ممبر کو یقیناً اس معاملے سے concern ہے۔یہ سب کے علم میں ہوگا کہ یہاں پر ایک تحریک التوائے کار پیش ہوئی تھی جس میں پی سی ایس افسران سے متعلق دو تین معاملات کو point out کیا گیا تھا کہ ان کے ساتھ ناانصافی ہو رہی ہے۔ایک تو یہ کہا گیا تھا کہ ان پی سی ایس افسران کی promotion in time نہیں ہوتی اور دوسرا promotion کے لئے جو بورڈ تشکیل دیا گیا ہے اس کی meeting بھی نہیں ہو رہی۔اس حوالے سے House کی کمیٹی نے اپنی ایک رپورٹ پیش کی جس پر پی سی ایس افسران نے دوبارہ ہڑتال کی call دی تھی۔یہ آج سے تقریباً ایک سال پہلے کی بات ہے۔اس پر وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف صاحب نے ایک کمیٹی بنائی اور اس کمیٹی کی پی سی ایس افسران کے نمائندوں کے ساتھ مسلسل meetings ہوتی رہی ہیں۔ان کا سب سے اہم مسئلہ یہ تھا کہ Promotion Board کی میٹنگ نہیں ہوتی جس کی وجہ سے ہمارے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے۔پچھلے ڈیڑھ سال کے عرصے میں اس Promotion Board کی nine meetings ہو چکی ہیں اور 320 افسران کو promote کیا گیا ہے۔اس کے بعد ہمارے معزز پی سی ایس افسران کا مطالبہ تھا کہ length of service کی وجہ سے ہم بڑے مسائل کا شکار ہیں۔مثال کے طور پر اگر گریڈ 17 میں ایک آدمی پانچ سال رہنے کے بعد گریڈ 18 میں promote ہوتا ہے تو پھر آگے گریڈ 18 میں تین یا پانچ سال سروس کرنے کی شرط ہے تب جا کر

اسے گریڈ19 میں ترقی ملے گی۔پی سی ایس افسران کہتے تھے کہ چونکہ ہم بہت عرصے سے promote نہیں ہو سکے اس لئے length of service والی شرط ہماری promotion کے راستے میں حائل ہے۔ان کا مطالبہ تھا کہ صوبے کے rules کو Federal rules کے مطابق کر دیا جائے اور length of service کی شرط ختم کر دی جائے۔

جناب سپیکر!ان کے مطالبے پر اور اُس کمیٹی میں ہونے والی discussion کی بنیاد پر اُن rules کو نئے سرے سے notify کیا گیا اور ان کی length of service کے مسئلے کو حل کر دیا گیا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!ایسے بھی ہوا اور اس کی بیسیوں مثالیں ہیں کہ ایک ہی سال کے عرصے میں مختلف صاحبان گریڈ17 سے گریڈ18 میں اور گریڈ18 سے گریڈ19 میں چلے گئے یعنی ایک سال میں دو،دو گریڈ آگے چلے گئے۔اسی طرح سے ان کا یہ مطالبہ تھا کہ Officers Mess GOR کے rules amend کر کے ہمیں بھی اس کا ممبر بننے کی entitlement دی جائے تو اُن rules کو amend کر کے ان کو اس قابل کیا گیا کہ یہ Officers Mess GOR کے ممبر بن سکتے ہیں۔

جناب سپیکر!اسی طرح سے اُن کا ایک اور مطالبہ تھا کہ جو افسران ڈی سی او اور کمشنر لگتے ہیں اُن میں 50 فیصد ہمارا کوٹا رکھا جائے۔ہم نے کمیٹی میں بیٹھ کر اُن سے بات کی کہ کسی افسر کو ڈی سی او یا کمشنر لگانے والی بات میرٹ کی بنیاد پر ہے تو اس لئے اس بات کی پابندی تو نہیں لگائی جا سکتی کہ فلاں افسر یا فلاں جگہ پر اتنے percent کے حساب سے لگایا جائے تو پھر ان کے ساتھ بیٹھ کر یہ بات طے ہوئی کہ ڈی سی اوز اور کمشنرز لگانے کے لئے وزیر اعلیٰ صاحب کو تین افسران کا جو penal recommend ہوتا ہے اُس میں پی سی ایس افسران کا ایک افسر ضرور ہوگا۔اُس کے اوپر ان کے ساتھ باقاعدہ سمجھوتا ہوا اور اس وقت پنجاب کے 36 اضلاع میں سے 13 اضلاع کے ڈی سی اوز پی سی ایس افسران میں سے ہیں۔یہ پچھلے سات سالوں میں بتائیں کہ کبھی تین اضلاع میں بھی ان میں سے ڈی سی یا ڈی سی او رہے ہوں؟ اسی طرح سے ایک معین قریشی رپورٹ ہے اُس رپورٹ میں فیڈرل سروس اور پراونشل سروس کی ratio مقرر ہے۔انہوں نے کہا کہ اس میں تبدیلی کی جائے،اس حوالے سے بھی ان سے وعدہ کیا گیا ہے کہ پنجاب حکومت اس مسئلے کو وفاقی حکومت کے ساتھ اُٹھائے گی کیونکہ ہم اس کو یک طرفہ طور پر ختم نہیں کر سکتے،اگر پنجاب یک طرفہ طور پر اس کو ختم کرے گا تو دوسرے صوبوں اور فیڈریشن پر اس کے اثرات بہتر نہیں پڑیں گے۔اس حوالے سے وفاقی حکومت سے بات کرنے کا بھی ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! اس کے باوجود اب انہوں نے ہڑتال کی کال دے دی۔ جب انہوں نے ہڑتال کی کال دی تو وزیراعلیٰ نے کہا کہ آپ ان کو بلاکر ان کے ساتھ بات کریں۔ ان کو بلاکر ان کے ساتھ بیٹھ کر بات کی گئی کہ آپ کے ان main problems کے ساتھ ساتھ آپ کے چھوٹے چھوٹے problems بھی ہم نے حل کر دیئے ہیں تو اب آپ جو دو تین چیزیں کہتے ہیں جو کہ policy matters ہیں اور یہ Federal Government level پر decide ہونے ہیں تو آپ مہربانی کر کے ٹائم دیں، پنجاب حکومت آپ کے ساتھ commitment کرتی ہے کہ ہم ان معاملات کو وفاقی حکومت کے ساتھ discuss کریں گے، انہوں نے کہا کہ ہم جو کہہ رہے ہیں اس کے مطابق ابھی ہونا چاہئے ورنہ ہم ہر قیمت پر ہڑتال کریں گے۔ اس کے باوجود حکومت کی یہ پالیسی تھی اور یہ پالیسی ہے کہ اگر آپ ہڑتال کرنا چاہتے ہیں، ویسے تو وہ سول آفیسرز ہیں اُنہیں ہڑتال کرنا زیب نہیں دیتا۔ کوئی rule، قانون یا آئین اُن کو اس بات کی اجازت نہیں دیتا، یہ تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے خود administration کرنی ہے، جنہوں نے خود rule of law کو ensure کرنا ہے لیکن پھر بھی اُن سے کہا گیا کہ اس کے باوجود اگر آپ ہڑتال کرنا چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے آپ میں سے جو صاحبان ہڑتال کرنا چاہتے ہیں وہ ہڑتال کریں لیکن آپ زبردستی دفاتر کو بند نہ کروائیں اور لوگوں کو ہڑتال پر زبردستی مجبور نہ کریں، یہ اُن کو convey کیا گیا۔ انہوں نے آج 21-مارچ سے ہڑتال کی deadline دی ہوئی تھی تو آج سے تین دن قبل جمعہ کے دن اِن کے دو افراد سیکرٹریٹ میں پمفلٹ تقسیم کر رہے تھے اور اگر کسی معزز ممبر نے وہ پمفلٹ پڑھے ہوں تو میں سمجھتا ہوں کہ ایک سول افسر کو وہ language زیب ہی نہیں دیتی۔ فیڈرل سروس کی sense یہ ہے کہ اس میں چاروں صوبوں سے لوگ ہوں گے اور وہ چاروں صوبوں میں serve کریں گے تاکہ فیڈریشن کا تصور نہ صرف قائم رہے بلکہ مضبوط ہو۔ فیڈرل سروس میں بھی زیادہ لوگ صوبہ پنجاب کے ہیں اگر ہم وہاں پر اُن کو پیچھے دھکیلتے ہیں تو ہم وہ بھی پنجاب کا نقصان کرتے ہیں۔ بہرحال دو افراد پمفلٹ تقسیم کر رہے تھے تو وہاں پر سکیورٹی نے ان کو روکا کہ آپ ایسا نہ کریں تو انہوں نے اُسی وقت موبائل پر فون کر کے اور ایس ایم ایس کر کے وہاں پر دو، اڑھائی سو آدمی اکٹھا کر لیا۔ اس سے پہلے سول سیکرٹریٹ کے گیٹ بند کر دیئے گئے تھے، انہوں نے گیٹ توڑ کر باہر سے آنے والے افسران کو اندر داخل کیا اور دفاتر میں داخل ہو کر زبردستی افسران کو باہر نکالا اور وہاں پر جلسہ کیا۔ اگر سول سیکرٹریٹ میں اس قسم کا illegal act ہو اور اُس پر بھی اگر ایکشن نہ لیا جائے تو وہ بھی ایک اچھی چیز نہیں تھی۔ اس illegal activity پر 73 لوگوں کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا اور وہ اگلے دن bail

out ہو گئے۔ یہ کہا گیا کہ اُن کے ساتھ حوالات میں بہت بُرا سلوک کیا گیا، میں ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ اُن افسران کے کھانے اور دیگر سہولیات کو مد نظر رکھا گیا۔ انہوں نے آج کے لئے ہڑتال کی کال دی ہوئی تھی اور میں پوری ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ پورے صوبے اور سول سیکرٹریٹ میں سارا دن معمول کے مطابق کام ہوتا رہا ہے اور پی سی ایس افسران کی majority نے ان 20 افسران کی move کو reject کیا ہے جو لیڈرشپ اور سیاست کرنا چاہتے ہیں لیکن اس کے باوجود میں on the floor of the House اس معزز ایوان اور پی سی ایس افسران کی خدمت میں بھی on behalf of Punjab Government یہ گزارش کرنی چاہوں گا کہ آپ کے ساتھ قطعی طور پر ہماری کوئی ill will نہیں ہے، آپ ہمارے بھائی ہیں، آپ نے اس صوبے کو serve کیا ہے، آپ نے آئندہ بھی اس صوبے کو serve کرنا ہے، ہم نے آپ کے بیشتر مطالبات کو accept کیا، اُن میں سے جو مطالبات رہتے ہیں ہم اُن کے اوپر آپ کے ساتھ بیٹھ کر بات کرنے کو تیار ہیں، اُن کو resolve کرنے کو تیار ہیں لیکن آپ وہ کام نہ کریں جس سے administration کی بنیادی حیثیت کے اوپر زد آتی ہو۔

جناب سپیکر: ہم نے اس پر پہلے ہی ایک کمیٹی بنائی ہوئی ہے، ہم جمعرات کو اُس کمیٹی کی میٹنگ کال کرتے ہیں اور اُس میٹنگ میں پی سی ایس افسران کے عہدیداران کو یہاں بلا کر اُن کی بھی بات سنتے ہیں اور اُس کے بعد ہم اس معاملے کو انشاء اللہ اچھے طریقے سے wind up کریں گے۔ اس میں شک کی کوئی بات نہیں کہ وہ ہمارا asset ہیں۔ جی، عبداللہ یوسف صاحب!

چودھری عبداللہ یوسف: جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ اس کمیٹی کی ممبرشپ تھوڑی سی زیادہ کی جائے اور اس کو effective بنایا جائے۔

جناب سپیکر: اگر اس کی ضرورت پیش آئی تو میں کر لوں گا۔ جی، نیازی صاحب!

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! میں ریمنڈ ڈیوس کے issue پر جس وقت احتجاج کر کے اس ایوان سے واک آؤٹ کر کے گیا تو میرے بڑے بھائی جن کا میں اپنے دل سے بہت احترام کرتا ہوں اور انشاء اللہ میرا بھائیوں والا اور احترام والا رشتہ عامر سلطان چیمہ صاحب کے ساتھ قائم رہے گا، انہوں نے یہ کہا کہ علی نور نیازی غیرت کا مظاہرہ کرے کیونکہ وہ پنجاب حکومت کے اندر بیٹھے ہوئے ہیں لہذا وہ حکومت کو چھوڑ دیں۔ میں اُس کے بعد کافی زیادہ غور کرتا رہا لیکن مجھے اپنے پاس کوئی حکومتی عہدہ نظر نہیں آیا اور میں اپنے عامر بھائی کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس سارے معاملے میں ان کے کچھ پرانے آمر دوستوں کا بھی کردار سامنے آرہا ہے۔ میں کسی ایسی حکومت میں شامل رہا اور نہ شامل رہوں گا جو کسی آمر

کی حکومت ہو۔اس کے علاوہ میں کسی ایسی حکومت کا حصہ نہیں رہا جس نے لال مسجد کے معصوم بچوں کو شہید کیا ہو۔ میں کسی ایسی حکومت کا حصہ رہا ہوں اور نہ رہوں گا جس نے اس ملک پر ڈرون حملے شروع کرائے ہوں۔ میں کسی ایسی حکومت کا حصہ رہا ہوں نہ میری جماعت رہی ہے جس نے اس ملک کی بیٹی ڈاکٹر عافیہ کو پکڑ کر امریکہ کے سپرد کیا ہو، جس نے اس ملک کے سینکڑوں لوگوں کو پکڑ کر امریکہ کے حوالے کیا ہو۔ میرے خیال میں دو دن سے یہاں blame game ہو رہی ہے۔ میں اپنے معزز بھائیوں کو یہ بتانا چاہوں گا کہ میں نے ہمیشہ حق کو حق کہا ہے اور غلط بات کو غلط کہا ہے چاہے وہ اس طرف سے ہو یا دوسری طرف سے ہو۔ میں تو اس طرح کے issues پر بات کرتے ہوئے یا واک آؤٹ کرتے ہوئے اچھا لگتا ہوں۔ میری جماعت اور میرا کردار ایسا ہے کہ ہم نے کبھی کسی آمر کا یا کسی فوجی ڈکٹیٹر کا ساتھ نہیں دیا اور ہمیشہ اس ملک کی سالمیت کے لئے حق بات کی ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمیں blame game سے اجتناب کرنا چاہئے۔ ہمیں اس وقت ہمارا ضمیر جھنجھوڑ رہا ہے کہ ہم نے اگر اب بھی blame game نہ چھوڑی تو کسی دن مجھے اور آپ لوگوں کو بھی پکڑ کر ہمارے یہ آمر دوست امریکہ کے حوالے کر دیں گے اس لئے ہمیں اس blame game سے باہر نکلنا چاہئے۔ ہمیں اپنے ماضی پر معافی مانگ کر اس طرح کے issues پر حق بات کرنی چاہئے۔ ہمارے ملک کو چند لوگوں نے امریکہ کا غلام بنایا ہوا ہے ہمیں مل کر جدوجہد کر کے اپنے ملک کو آزاد کرانا چاہئے۔ اس میں ہمیں پارٹیوں کی وفاداری سے بالاتر ہو کر حقیقی طور پر آزاد کرانا چاہئے۔ شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ۔ چودھری ظہیر الدین خان صاحب!

تعزیت

کوئٹہ میں کوئلے کی کان اور کراچی میں جاں بحق ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میری ایک گزارش تو یہ ہے کہ کوئٹہ میں کوئلے کی ایک کان کے اندر collapse کے بعد 19 کان کن ہلاک ہو گئے ہیں۔ یہ بہت بڑا سانحہ ہے، ہلاک ہونے والوں کے لئے اس ایوان میں دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ علی حیدر نور خان نیازی صاحب نے ریمنڈ ڈیوس کے بارے میں بات کی تھی۔ جناب علی حیدر نور خان نیازی صاحب ہمیشہ سچی بات کرتے ہیں لیکن تیزی میں بات کرتے

کرتے وہ چند سچی باتیں بھول جاتے ہیں۔ انہوں نے آج ایک بہت اچھی بات کی ہے کہ ریمنڈ ڈیوس کے لئے رات کے وقت عدالت لگی، عدالت کی مکمل judgement میرے پاس آئی ہے۔ اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ ہمارے پاس prosecution کی طرف سے 311 پر کسی نے ہمیں ثبوت دیا اور نہ کسی نے oppose کیا۔ ان کو وہاں facilitate کیا جاتا رہا ہے، سارا قونصلیٹ رات کو 11:00 بجے کے بعد وہاں چلا جاتا تھا شاید انتظامیہ بہتر سمجھتی ہے کہ امریکن قونصلیٹ کو اس کا استحقاق کسی وجہ سے ہوگا لیکن سارے لواحقین کا اندر ہونا اور وکلاء کا محبوس ہونا اور پھر اسے evacuate کرنا سب کچھ اپنی جگہ بہت بڑا سوالیہ نشان چھوڑتا ہے۔ میرے بھائی نے ابھی کہا ہے کہ میری پارٹی نے کبھی یہ نہیں کیا لیکن یہ بھول گئے ہیں کہ ان کی پارٹی ایم ایم اے کی شکل میں پچھلے پانچ سال سابقہ صوبہ سرحد میں حکمران تھی اور انہوں نے ایمل کانسی کا بھی ذکر نہیں کیا۔ یہ سچ بولنے والے بندے ہیں، یہ نور بھی ہیں اور نیازی بھی ہیں۔ انہوں نے یہاں اپنی صحیح بیانی سے بہت سے نیازیوں کے داغ دھو دیئے ہوئے ہیں۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ جب ریمنڈ ڈیوس پر تفصیل سے بات ہوگی تو جج صاحب کی judgement ہے کہ جس میں انہوں نے کہا ہے کہ prosecution میں charge ہی frame نہیں ہوا اور اسے سزا ہی نہیں ہوئی۔ جب تک accused کو سزا نہ ہو جائے اس وقت تک اس کی دیت نہیں دی جا سکتی۔ جس نے guilty plead ہی نہیں کی اس کو کس طرح دیت دے دی گئی؟ یہ سب کچھ judgement میں آگیا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ گزارش کروں گا کہ 19 کان کن کوئٹہ میں جاں بحق ہو گئے ہیں۔ ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔ اگر وزیر قانون کہتے ہیں تو ہم قرارداد لے آتے ہیں۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! میں تصحیح کرنا چاہتا ہوں اور چودھری ظہیر الدین صاحب کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ میرا جمعیت علماء پاکستان کے ساتھ تعلق ہے اور میرے لیڈر کا نام مولانا شاہ احمد نورانی تھا۔ اگر ان کی ذات پر کوئی داغ ہے تو یہ please بتائیں۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! دعائے مغفرت کرائی جائے۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! کراچی میں بھی جان بحق ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر کوئٹہ میں کوئلے کی کان اور کراچی میں جاں بحق ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

محترمہ فائزہ احمد ملک: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ فائزہ ملک صاحبہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! ابھی وزیر قانون صاحب نے پی سی ایس افسران کے بارے میں جو statement دی ہے ہم سمجھتے ہیں کہ پی سی ایس افسران کی گرفتاری قابل مذمت ہے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ فوری طور پر اس کا notice لیں کہ حکومت ان کے suspension orders واپس لے۔ یہاں کمیٹی بنے دو سال ہو گئے ہیں اور رانا ثناء اللہ صاحب کی ان کے ساتھ بے شمار meetings ہو چکی ہیں۔ ہم نے مشترکہ طور پر ان کے مسائل کو سنا ہے لیکن ان کے مسائل کو حل کرنے کے لئے کوئی بھی ایسا لائحہ عمل تیار نہیں کیا گیا کہ آج یہ نوبت آ گئی ہے کہ وہ سڑکوں پر آ گئے ہیں اور انہوں نے ایک عام آدمی کی طرح احتجاج کرنے کے طریق کار کو اختیار کیا ہے۔ میری آپ سے گزارش یہ ہے کہ اسمبلی کے ممبران پر مشتمل جو بھی کمیٹی بنائی جاتی ہے اس کو اتنا effective کر دیں کہ وہ کمیٹی جلد فیصلے کیا کرے نہ کہ دو دو سال کے بعد لوگ سڑکوں پر آ کر احتجاج کریں۔

جناب سپیکر: میں خود بھی کمیٹی کی میٹنگ میں بیٹھوں گا۔

محترمہ سیمل کامران: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں، پلیز! تشریف رکھیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! I am on point of personal explanation کیونکہ میرا ذکر ہوا تھا۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! دیکھنا یہ چاہئے کہ حقیقت کیا ہے؟ مجھے دکھ اس بات کا ہوا ہے کہ آج میرے بھائی جو اسمبلی میں ایم ایم اے کے کہلاتے ہیں اور نورانی صاحب بھی ایم ایم اے کا حصہ ہیں۔ سترھویں ترمیم میں اِن کا بھرپور کردار رہا ہے اور ان کی جماعت صوبہ سرحد میں ہمارے ساتھ تعاون کرتی رہی ہے۔ مجھے اس بات کا بھی دکھ ہے کہ جن لوگوں نے ریمنڈ ڈیوس کو جیل میں سہولتیں دیں، پراسیکیوشن میں سہولتیں دیں اور on the other hand یہ معاملہ طے کرتے رہے وہ خاندان جو یہاں سے غائب ہے وہ نظر نہیں آ رہا کیونکہ وہ missing persons ہیں لہذا اُن کو بلایا جائے بلکہ اُن missing persons کو حکومت پنجاب نے برآمد کروانا ہے کیونکہ وہ حکومت پنجاب کی تحویل سے

غائب ہوئے ہیں۔ اب شریعت میں دیت اُس وقت دی جاتی ہے جب ملزم کو سزا ہو جائے لیکن جب سزا ہی نہیں ہوئی تو کس چیز پر دیت دی گئی ہے اور اس کے علاوہ اُن لوگوں کو کس نے پیسے دیئے؟ میں بتاتا ہوں کہ اُن لوگوں کو حکومت پنجاب نے تاجر برادری سے پیسے لے کر دیئے ہیں۔ ہمیں تکلیف اس بات کی ہے کہ ایک جماعت کے سربراہ لندن میں بیٹھے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم نے اس معاملے میں کوئی ایسا کردار ادا نہیں کیا۔ (شیم، شیم)

جناب سپیکر: چلیں، آپ کی مہربانی۔ اب پتا نہیں آپ کہاں کہاں پہنچ گئے ہیں؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! یہ جو سوالات ہیں اِن کا جواب کون دے گا؟ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: پلیز! تشریف رکھیں۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: منڈا صاحب! تشریف رکھیں۔

محترمہ سیمل کامران: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! مجھے بھی بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: نہیں، پلیز! تشریف رکھیں۔ کیا میں نے اِدھر والوں کی بات نہیں سننی؟ یہ کوئی بات نہیں ہے۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ان کی بات سنیں۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! ریمنڈ ڈیوس کا جو معاملہ ہے۔۔۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں اتنی دیر سے پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑی ہوں لیکن آپ مجھے ٹائم نہیں دے رہے اس لئے میں احتجاجاً واک آؤٹ کر کے جا رہی ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر محترمہ سیمل کامران واک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر تشریف لے گئیں)

جناب سپیکر: محترمہ! ایسا نہ کریں۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! ریمنڈ ڈیوس کیس کے حوالے سے جو پارٹیاں اس پر سیاست چمکا رہی ہیں میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمیں ڈوب مرنا چاہئے۔ من حیث القوم ہمارا پورا قومی کردار اس کا ذمہ دار ہے

لیکن یہاں دو تین چیزیں میں بیان کرنا چاہتا ہوں اور گارنٹی کے ساتھ یہ کہتا ہوں کہ میرے قائد میاں شہباز شریف صاحب بھی بتا چکے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: عظمیٰ بخاری صاحبہ! محترمہ سیمل کامران صاحبہ کو لے کر آئیں۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! میاں شہباز شریف صاحب اور رانا ثناء اللہ صاحب بھی بتا چکے ہیں کہ ریمنڈ ڈیوس کیس کے سلسلے میں جو حکومت پنجاب کی شروع دن سے ذمہ داریاں تھیں وہ استغاثہ کے مطابق حکومت پنجاب نے بغیر کسی رُو رعایت کے stand لیا اور ریمنڈ ڈیوس کو گنہگار ٹھہرا کر چالان کر کے جیل میں بھیجا اور وہ بغیر کسی ریسٹ House، ایمبیسی یا ہوسٹل میں بیٹھنے کے جیل میں رہا

لیکن جو عامر سلطان چیمہ صاحب نے کہا کہ دیت نہیں دی جا سکتی تو عامر سلطان چیمہ صاحب قانون کے حوالے سے نابالغ ہیں اور قانون نہیں جانتے کیونکہ ورثاء اگر معاف کر دیتے ہیں تو دیت دی جا سکتی ہے۔ (قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر محترمہ سیمل کامران واک آؤٹ ختم کر کے ایوان میں واپس تشریف لے آئیں)

جناب سپیکر: محترمہ! بہت شکریہ

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ کوئی point scoring نہیں ہے اور بار بار پوائنٹ آف آرڈر پر بولنا کوئی مناسب بات نہیں ہے۔ جب اپوزیشن decorum کی بات کرتی ہے تو خود بھی خیال کرے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: پلیز! اب آپ سب تشریف رکھیں۔ بہت مہربانی۔

CH. ALI ASGHAR MANDA(Advocate): I am on a point of clarification.

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بڑے ادب کے ساتھ گزارش ہے کہ اسمبلی کے rules اس بات کی اجازت دیتے ہیں، یہ کوئی decorum کی بات کرتے ہیں اور نہ یہ کوئی پارٹی پالیسی کی بات ہے بلکہ ہمارے معزز ساتھی نے تین چار عورتوں کو صرف ایک کام پر لگایا ہوا ہے کہ جب بھی اس

اسمبلی کا کام شروع ہوتا ہے تو اپوزیشن کی چار خواتین جن کا تعلق (ق) لیگ سے ہے، یہ صرف پنجاب کے نمائندہ House کا قیمتی وقت ضائع کرتی ہیں۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ پلیز! تشریف رکھیں۔

محترمہ سیمل کامران: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! آپ بولیں!

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے۔۔۔

جناب سپیکر: اس کے بعد کسی کو اجازت نہیں دی جائے گی۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: کلو صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

(اذان عصر)

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! میری گزارش صرف یہ ہے۔

جناب سپیکر: اب اذان ہو گئی ہے لہذا 20 منٹ کے لئے وقفہ برائے نماز کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر نماز عصر کے لئے اجلاس کی کارروائی 20 منٹ کے لئے ملتوی کر دی گئی)

(نمازِ عصر کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 5 بج کر 30 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

سیدہ ماجدہ زیدی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! ایک گھنٹے کی طویل جدوجہد کے بعد آپ نے مجھے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کا موقع دیا ہے اس کے باوجود میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔

جناب سپیکر! جس دن سے ریمنڈ ڈیوس کی رہائی ہوئی ہے، اس مسئلے پر تھوڑی تھوڑی بات کر کے ایوان کا قیمتی وقت ضائع کیا جاتا ہے۔ میں نہیں سمجھتی کہ پنجاب حکومت کی position اس سے clear ہو رہی ہے جبکہ آج اس پر تفصیلی فیصلہ بھی آ چکا ہے۔ پاکستان کی سالمیت پر یہ فیصلہ بہت سارے سوالیہ نشان چھوڑ گیا ہے۔ میں یہ سمجھتی ہوں کہ اس ایوان کا ایک دن ریمنڈ ڈیوس کی رہائی پر بحث کے لئے مختص کریں کیونکہ یہ کوئی چھوٹا معاملہ نہیں ہے۔ اس میں امن عامہ کا بھی مسئلہ در پیش

ہے، پاکستان کی سلامتی کا بھی مسئلہ ہے، پاکستانیوں کی عزت کا بھی مسئلہ ہے اور ہمارے قومی وقار کا بھی مسئلہ ہے۔ ہم اس سلسلے میں بہت ساری چیزوں کو جاننا چاہتے ہیں اور یہ بھی پوچھنا چاہتے ہیں کہ وہ ساری families جنہوں نے دیت لی ہے وہ کہاں گئیں؟ عبیدالرحمٰن کی family کا کیا ہوا، دیت کے پیسے کس نے دیئے؟ اس طرح کی بہت ساری ایسی باتیں جو تفصیلی فیصلے میں بھی موجود ہیں، جو پنجاب حکومت پر بھی سوالیہ نشان ہیں اس لئے میری یہ گزارش ہوگی کہ ریمنڈ ڈیوس کی رہائی کے مسئلے پر ایک دن ضرور مختص کریں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، محترمہ عظمیٰ بخاری صاحبہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: شکریہ۔ جناب سپیکر! 11 تاریخ سے یہ اجلاس شروع ہوا ہے اور تقریباً دس گیارہ دن ہو گئے ہیں لیکن ایک دن بھی Question Hour نہیں ہوا۔ مجھے احتجاج اس بات پر کرنا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: کون کہتا ہے کہ Question Hour نہیں ہوا؟ میں تو question بولتا ہوں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب والا! آپ میری گزارش سن لیں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: میری گزارش یہ ہے کہ آپ بیٹھتے ہی Question Hour شروع کرا دیتے ہیں۔ اگر تو پوائنٹ آف آرڈرز پر بات کرنی ہوتی ہے، مختلف issues پر بات کرنی ہوتی ہے تو میری یہ گزارش ہے کہ آپ Question Hour شروع مت کیا کریں۔ آپ Question Hour شروع کر دیتے ہیں جس سے ٹائم ضائع ہوتا رہتا ہے اور Question Hour kill ہو جاتا ہے۔ اتنے اہم issues پر بات کرنی ہوتی ہے، میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ یا تو آپ Question Hour کے بعد point of order لیا کریں۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ دس دن سے یہ اجلاس چل رہا ہے اور ایک بھی دن Question Hour پر بات نہیں ہوئی۔ میں اس پر ٹوکن واک آؤٹ کرتی ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر حزب اختلاف محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری
ایوان سے ٹوکن واک آؤٹ کر گئیں)

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: شکریہ۔جناب سپیکر!ابھی یہ ریمنڈڈیوس کے معاملے پر بحث ہو رہی ہے اور مختلف قسم کی تجاویز آرہی ہیں۔[*******] ہمیں بھی House میں بتائیں کہ کیا ہوا تھا؟ شکریہ

محترمہ سیمل کامران: جناب والا!یہ تو کوئی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: Chair کی طرف سے آپ کو کچھ کہا گیا تھا اس کا بھی خیال رکھنا ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب والا!میں ابھی آپ کے حکم کی تعمیل کرتی ہوں لیکن میں محترمہ سے یہ گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ وہ اپنی عینک کا نمبر درست کرالیں۔ریمنڈ کے بارے میں محترمہ ماجدہ زیدی صاحبہ نے بات کی ہے۔

جناب سپیکر: کرنل نوید اقبال ساجد صاحب!آپ جائیں اور محترمہ عظمیٰ بخاری صاحبہ کو منا کر لائیں۔وہ واک آؤٹ کر کے گئی ہیں۔(قطع کلامیاں)

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: پوائنٹ آف آرڈر۔جناب سپیکر!یہ بڑے اعتراض کی بات ہے کہ ہم تمام یہاں پر ممبران ہیں اور لوگوں نے ہمیں یہاں ووٹ دے کر بھیجا ہے۔ہمیں یہ زیب نہیں دیتا کہ ہم ایک دوسرے کے والدین کے بارے میں بات کریں۔ایک دوسرے کے ماں باپ کے بارے میں اچھی بات بھی ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: جی،آپ درست فرما رہے ہیں۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: ہمیں کم از کم تہذیب کے دائرے کے اندر رہنا چاہئے۔

جناب سپیکر: اچھی بات ہے۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: کسی ممبر کے باپ کے بارے میں یہ کہنا یا ان سے اس طرح کی تضحیک آمیز بات کرنا میرے خیال میں اچھی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: تضحیک آمیز الفاظ کو حذف کیا جاتا ہے۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر!اگر ہم تہذیب کے دائرے میں رہیں گے تو میرے خیال میں اچھی بات ہو گی۔[*****] والدین احترام کا درجہ رکھتے ہیں ان کا احترام کرنا چاہئے۔والدین کے بارے میں اس معزز ایوان میں اس طرح کی بات نہیں کرنی چاہئے۔

---

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 413 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گی کہ۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ان کو پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے دیں۔(قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار محترمہ غزالہ رضا رانا، محترمہ انجم صفدر،
محترمہ نسیم ناصر خواجہ بیک وقت احتجاجاً کھڑی ہو گئیں)

جی، تشریف رکھیں۔ان کو پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے دیں۔(قطع کلامیاں)

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! ہر شخص اپنے پروفیشن کے مطابق کام کرتا ہے اور انہوں نے بھی اپنے پروفیشن کے مطابق کام کیا۔رانا ثناء اللہ خان تشریف فرما ہیں، دیکھیں! یہ بھی ایک وکیل ہیں اگر کسی جگہ ان کو کوئی کیس plead کرنا پڑے گا تو کل ہم ان کا گریبان نہیں پکڑ سکتے۔ہر professional کا اپنا کام ہے، انہوں نے بھی professional طریقے سے کیا ہے۔یہ بہت بُری بات ہے کہ کسی کے باپ کے بارے میں اسمبلی میں اس طرح سے بات کی جائے۔اگر اس طرح سے بات کی جائے گی تو ہم بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں۔ہم بھی جوابی کارروائی کریں گے پھر ان کو جگہ نہیں ملے گی۔ باپ کے بارے میں کوئی بات برداشت نہیں کی جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے، آپ کی مہربانی۔وہ الفاظ حذف کر دیئے گئے ہیں۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: ماں باپ کے بارے میں تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ ہم بات کرنے دیں۔ماں باپ قابلِ احترام ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، میں نے اُن الفاظ کو حذف کرا دیا ہے۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: نہیں۔جناب سپیکر! ہماری گزارش یہ ہے کہ ماں باپ کی عزت کا پاس رکھا جائے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جو معزز ممبر ہیں ان کو چاہئے کہ وہ آئندہ بات کرنے سے پہلے ضرور سوچا کریں کہ ایوان میں کیا بات کرنی ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر حزب اختلاف محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری
واک آؤٹ ختم کر کے ایوان میں واپس تشریف لے آئیں)

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔بہت شکریہ

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اللہ کا شکر ہے کہ عظمیٰ بخاری کا باپ اتنا بڑا آدمی ہے کہ اس کے بارے میں بات کرتے ہوئے مجھے بھی فخر ہوتا ہے۔[****]

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے شیم، شیم کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: یہ الفاظ بھی حذف کئے جائیں اور اُن الفاظ کو بھی حذف کیا جائے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جن کو اس House کے norms کا بھی نہیں پتا، جنہیں یہ نہیں پتا۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے جاہل، جاہل کی نعرہ بازی)

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر!۔۔۔(شور وغل)

جناب سپیکر: جی، عظمیٰ بخاری صاحبہ!

ملک محمد وارث کلو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: کلو صاحب! اطمینان رکھیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے لوٹا، لوٹا کی نعرہ بازی)

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر!۔۔۔

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: جناب والا! آپ ہماری بات تو سنیں۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ محترمہ عظمیٰ بخاری صاحبہ! اب آپ بھی تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔(قطع کلامیاں)

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! آپ پوائنٹ آف آرڈر پر پوائنٹ آف آرڈر کیسے دے سکتے ہیں؟ پنجاب اسمبلی میں کوئی rules and regulations نہیں ہیں؟ آپ نے مجھے پوائنٹ آف آرڈر دیا ہوا ہے۔ آپ نے اس خاتون کو بات کرنے کا موقع دیا اس نے اپنی بات کی، اب میں پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑی ہوں تو اس کو بات کرنے کا موقع نہیں مل سکتا۔ آپ اس کو کیسے بات کرنے کا موقع دے سکتے ہیں؟ اس طرح تو بات نہیں ہوگی۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! آپ اس کو بٹھائیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! اس عینک والے جن کو نیچے بٹھائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"امریکہ کا جو یار ہے، غدار ہے، غدار ہے" کی نعرہ بازی)

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: جناب والا! ہمیں بھی تو بات کرنے کا موقع دیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کیا کر رہی ہیں؟ میں نے ان کو floor دیا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! ۔۔۔(شور وغل)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ جی، محترمہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ یہ آپ کی توہین ہے۔۔۔(شور وغل)

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! دیکھیں یہ کیا ہو رہا ہے، یہ کیا کر رہے ہیں؟ اگر ایسے ہو گا تو میں کورم point out کر دوں گی۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ آپ کیا کرتی ہیں؟

محترمہ سیمل کامران: یہ کون سا طریقہ ہے؟ ہم ایسے خوشامدیوں سے بے عزتی کروانے نہیں آتے۔ اگر House کو نہیں چلنے دینا تو پھر ہم کورم point out کریں گے۔

جناب سپیکر: یہ آپ کا جمہوری حق ہے اور میں نے آپ پر قدغن نہیں لگائی، آپ یہ جمہوری حق استعمال کر لیں۔ پلیز! آپ تشریف رکھیں۔ محترمہ! پلیز تشریف رکھیں۔

I am sorry, order in the House.

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! مجھے بڑا افسوس ہے کہ آپ سپیکر ہیں، اگر آپ کی بات بھی معزز ممبران نہیں سنتے اور آپ کی بات پر عملدرآمد نہیں کرتے تو مجھے آپ کے ساتھ دلی ہمدردی ہے۔ میری استدعا ہے کہ اس House کو کسی norm اور طریقے سے چلانا چاہئے۔ اگر اس House کو مچھلی بازار بنانا ہے یا بازاری زبان استعمال کرنی ہے۔۔۔(قطع کلامیاں)

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: جناب سپیکر! ۔۔۔

محترمہ انجم صفدر: جناب سپیکر!۔۔۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! مجھے پتا ہے کہ اس عورت کا fuse کہاں ہے اور اس کا بٹن کہاں ہے، اگر اس کے off کا بٹن آپ کو نہیں ملتا تو میں آپ کو ڈھونڈ کر دے دیتی ہوں۔یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔آپ نے بات کرنے کا موقع دیا ہے تو اب ان کو حوصلہ بھی دیں کہ یہ میری بات سنیں اور انہیں سننی پڑے گی۔یہ بات کر کے ایسے چلی نہیں جائے گی۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے ریمنڈ کا جو یار ہے غدار ہے کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔آرڈر پلیز۔محترمہ! آرڈر پلیز۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے لوٹے لوٹے کی نعرہ بازی)

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: جناب سپیکر! ہم واک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر جا رہی ہیں۔

جناب سپیکر: آپ واک آؤٹ کیوں کریں گے؟

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار واک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر چلی گئیں)

چودھری سرفراز افضل: جناب سپیکر! آپ کسی کو بھیج کر معزز خواتین ممبران کو واپس ایوان میں بلائیں۔

جناب سپیکر: ملک ندیم کامران صاحب! آپ جا کر معزز خواتین ممبران کو واپس ایوان میں لائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے لوٹے لوٹے کی نعرہ بازی)

(اس مرحلہ پر وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران) معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کو ایوان میں واپس لانے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: بہت شکریہ۔جناب سپیکر! اللہ کا شکر ہے کہ اب ہم پانچ منٹ آرام و سکون سے بات کریں گے۔میرے خیال میں آپ ان خواتین کو Rules of Procedure پڑھا دیں۔ایک بات کی ہے تو اس کا جواب بھی سننے کا حوصلہ پیدا کریں۔

جناب سپیکر: میرے لئے وہ بھی قابل احترام ہیں اور آپ بھی قابل احترام ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! مجھے یہ اعتراض ہے کہ جب وہ یہ بات کر رہی تھی تو اس وقت آپ نے اسے کچھ نہیں کہا۔اب جو بات میں کہوں گی آپ بھی سنیں گے اور ان کو بھی سننی پڑی گی۔پہلی بات تو یہ ہے کہ یقیناً میرے والد محترم، ریمنڈ کے وکیل تھے۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے شیم، شیم کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر! آپ House in order کریں گے تو پھر میں بات کروں گی۔

جناب سپیکر: No, no , this is not good. Let her speak آپ ان کو بولنے دیں اور ان کی بات سنیں۔آپ کیا کر رہے ہیں؟ آرڈر پلیز۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! حکومت پنجاب اور (ن) لیگ کو شرم آنی چاہئے کہ انہوں نے پراسیکیوٹرز کو کیس نہیں لڑنے دیا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے لوٹے لوٹے کی نعرہ بازی)

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار واک آؤٹ ختم کر کے ایوان میں واپس تشریف لے آئیں)

محترمہ انجم صفدر: یہ یہاں کھڑے ہو کر ایوان کا ٹائم ضائع کر رہی ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ اطمینان سے تشریف رکھیں۔آپ کیا کر رہی ہیں؟ مجھے ان کی بات سننے دیں۔ اب آپ تشریف لے آئی ہیں، پلیز تشریف رکھیں۔آپ کی بڑی مہربانی۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! ابھی میری بات مکمل نہیں ہوئی۔(قطع کلامیاں)

آپ خود فرمادیں کہ آپ ہاؤس control نہیں کر سکتے۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ کیا کر رہے ہیں؟ مجھے ان کی بات سننے دیں۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے ریمنڈ کا جو وکیل ہے غدار ہے غدار ہے کی نعرہ بازی)

محترمہ ثمینہ خاور حیات: ان ماسیوں کو بٹھائیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! پنجاب حکومت کو ریمنڈ کا کیس لڑنے سے کس نے روکا تھا؟ پنجاب کے پراسیکیوٹرز کو ریمنڈ کا کیس لڑنے سے کس نے روکا تھا؟ یہ اس کا کیس لڑتے۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے ریمنڈ کا جو وکیل ہے، غدار ہے، غدار ہے کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: محترمہ! آپ اپنے پوائنٹ آف آرڈر کو جلدی wind up کریں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں wind up کرتی ہوں۔ مجھے بات کرنے دیں کہ اجمل قصاب کو انڈیا میں وکیل ملا، عافیہ صدیقی کو امریکہ میں وکیل ملا۔ پنجاب حکومت کیس لڑ لیتی، انہوں نے کیوں نہیں لڑا، پنجاب حکومت کے پراسیکیوٹرز نے ریمنڈ کا کیس کیوں نہیں لڑا؟ ان کو شرم آنی چاہئے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے شیم، شیم کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ محترمہ! تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: جناب سپیکر!۔۔۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! آپ یہ عینک والا جن تو نیچے بٹھائیں۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر!۔۔۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: ایک منٹ ٹھہریں، پہلے مجھے بات کرنے دیں۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے ریمنڈ کا جو وکیل ہے غدار ہے، غدار ہے کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر! آپ اس کو بٹھائیں گے یا میں بٹھاؤں؟ یہ عینک والا جن آپ نے بٹھانا ہے یا میں بٹھاؤں؟ مجھے بٹھانا آتا ہے لیکن میں شرافت کا مظاہرہ کر رہی ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے ریمنڈ کا جو یار ہے غدار ہے، غدار ہے کی نعرہ بازی)

MR. SPEAKER: Order please. Order please.

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! پنجاب حکومت کو کس نے مجبور کیا تھا کہ وہ اسے "فرد" کے اندر بے گناہ نہ لکھیں۔ وہ "فرد" میرے باپ نے نہیں بنائی، پنجاب حکومت کو یہ کیس لڑنے سے کس نے روکا تھا؟ یہ تو اس کو جیلوں کے اندر کھانے کھلاتے رہے۔ اس کے لئے جیل کے اندر چائنیز منگواتے رہے آج

یہ بات کرتے ہیں،ان کو تو شرم آنی چاہئے،اس کے لئے جیل کے اندر منرل واٹر آتا رہا اور آج یہ بات کرتے ہیں۔[******](قطع کلامیاں)

DR. GHAZALA RAZA RANA: [******]

MRS. AZMA ZAHID BUKHARI: [******]

MR. SPEAKER: Order please. Order please

چودھری ظہیر الدین خان:جناب سپیکر!جب ہمارا ہاؤس شروع ہوا تھا تو میں نے گزارش کی تھی اور آپ نے کمال مہربانی کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ ۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر:ابھی اس کا ٹائم نہیں ہوا،ابھی وہ ٹائم نہیں آیا۔آپ تشریف رکھیں۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی:پوائنٹ آف آرڈر۔جناب سپیکر!جو کچھ یہاں ہو رہا ہے وہ بہت غلط ہے۔[******]

جناب سپیکر:Order please, Order in the House غیر مہذب الفاظ جس طرف سے بھی استعمال ہوئے ہیں میں ان سب کو حذف کرتا ہوں۔دونوں طرف کے غیر مہذب الفاظ کو حذف کر دیا جائے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"ریمنڈ کا جو وکیل ہے وہ غدار ہے" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر:.Order please. Order in the House آپ سب تشریف رکھیں،خاموشی اختیار کریں،میری بات سنیں۔وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر(ملک ندیم کامران):جناب سپیکر!میں تمام سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر:جی،ٹھیک ہے۔تمام سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

سوالات

(محکمہ مواصلات و تعمیرات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(تمام سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھے گئے)

حسنین کنسٹرکشن کمپنی کے ترقیاتی منصوبوں کی تفصیلات

*621: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حسنین کنسٹرکشن کمپنی کو یکم جنوری 2003 سے آج تک محکمہ مواصلات و تعمیرات کے کون کون سے ترقیاتی منصوبے مکمل کرنے کے لئے الاٹ ہوئے، ان منصوبوں کے نام، تخمینہ لاگت، مدت تکمیل اور تاریخ آغاز بتائیں؟

(ب) اس کمپنی نے آج تک اس عرصہ کے دوران کتنے منصوبے مقررہ مدت میں مکمل کئے ان کے نام بتائیں نیز کتنے منصوبے مقررہ مدت میں مکمل نہ ہوئے؟

(ج) کیا حکومت اس کمپنی کے خلاف مقررہ مدت میں منصوبے مکمل نہ کرنے پر کوئی قانونی اور محکمانہ کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) حسنین کنسٹرکشن کمپنی کو جنوری 2003 سے اب تک محکمہ مواصلات و تعمیرات میں جو ترقیاتی منصوبے الاٹ ہوئے، اس کے نام، تخمینہ لاگت، تاریخ آغاز اور مدت تکمیل کی تفصیل (Annexure "A") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس کمپنی نے آج تک اس عرصہ تک جتنے منصوبے مقررہ مدت میں مکمل کئے اور جتنے مقررہ مدت میں مکمل نہ کئے ان کی تفصیل بھی (Annexure "A") میں دی گئی ہے جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ج)

1- جز (ب) میں Sr No.1,2,3 میں منصوبہ جات کا ذکر کیا گیا ہے بروقت مکمل نہ ہونے کی وجہ سے مذکورہ کمپنی کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جا رہی ہے۔

2- تعمیر لاہور قصور روڈ کلو میٹر 1 ذخیرہ ڈسٹری بیوٹری تا کاہنہ کے منصوبہ کو مقررہ مدت میں مکمل نہ کرنے کی وجہ سے بقیہ کام حسنین کو ٹھیکس کے حرجہ و خرچہ پر مکمل کر لیا گیا ہے۔

-3 کشادگی و بحالی سڑک قصور تا دیپالپور (سیکشن قصور تا کھڈیاں) مقررہ مدت میں مکمل نہ ہو سکا۔ جس کی وجہ سے حسنین کو ٹیکس کا معاہدہ منسوخ کر دیا گیا اور اب یہ کام فرم FWO کر رہی ہے۔

-4 بچیکی جڑانوالہ روڈ (گروپ-1)، کلومیٹر نمبر 81.47 تا 92.02 لمبائی 10.55 کلومیٹر:
چیف انجینئر (ساؤتھ)، پنجاب ہائی وے ڈیپارٹمنٹ نے چٹھی نمبر 374/P-1 مورخہ 16-06-07 کے تحت ڈیفالٹر ڈیکلئر ڈکر دیا تھا اور منصوبہ کا باقی کام میسرز حسنین کو ٹیکس کے risk & cost پر دوسرے ٹھیکیدار کو الاٹ کر دیا جو کہ دیا گیا اور جاری ہے۔

-5 کشادگی و مضبوطی عزیز ہوٹل تا وہاڑی چوک گروپ نمبر 1، کلو میٹر نمبر 3.70 تا 0.00 لمبائی 3.70 کلو میٹر:
عدالت سول جج ملتان کی طرف سے حکم امتناعی کی وجہ سے کام رکا ہوا ہے جس کی وجہ سے محکمانہ کارروائی نہیں ہو سکتی۔

-6 کشادگی و مضبوطی عزیز ہوٹل تا شیر شاہ روڈ گروپ نمبر 111، کلو میٹر 16.79 تا 4.32 لمبائی 12.47 کلو میٹر:

میسرز حسنین کنسٹرکشن حرجہ و خرچہ پر میسرز عبدالوحید خان اینڈ کمپنی کو الاٹ کیا گیا ہے جو جاری ہے مزید برآں میسرز حسنین کنسٹرکشن کمپنی کو محکمہ مواصلات و تعمیرات کی Enlistment Committee نے بلیک لسٹ کر دیا ہے۔

سرگودھا فیصل آباد روڈ براستہ چنیوٹ کی تعمیر کا معاملہ

*622: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دو سال قبل سرگودھا فیصل آباد روڈ براستہ چنیوٹ کی کشادگی کے دوران درخت کاٹے گئے تھے؟

(ب) اگر اس سڑک کا ٹینڈر منظور ہو چکا ہے تو اس کا کل تخمینہ لاگت کتنا ہے؟

(ج) اس سڑک کی تعمیر کب شروع اور کب مکمل ہونی تھی؟

(د) اس کے ٹینڈر میں کن کن پارٹیوں نے حصہ لیا، ان کے نام اور تخمینہ لاگت کی تفصیل بتائیں؟

(ہ) اس کا کام جس پارٹی کو دیا گیا ہے، اس کا نام اور پتاجات بتائیں؟

(و) موقع پر کتنا کام ہوا ہے اور کتنا بقایا ہے، کنٹریکٹر کو کتنی رقم آج تک ادا کی گئی ہے؟

(ز) کیا اس سڑک کو مکمل کرنے کی تاریخ گزر چکی ہے ہاں تو پھر ابھی تک اس کی تعمیر مکمل کیوں نہیں ہوئی، کیا حکومت اس کے کنٹریکٹر اور محکمہ کے متعلقہ ذمہ دار ملازمین کے خلاف قانونی اور محکمانہ کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) مذکورہ سڑک دو علیٰحدہ علیٰحدہ منصوبوں کے حصہ کے تحت تعمیر کی گئی ہے۔
پہلے منصوبہ میں یہ سڑک فیصل آباد تا چنیوٹ جبکہ دوسرے منصوبہ میں چنیوٹ تا سرگودھا تعمیر کی گئی ہے۔ سڑک کے ڈیزائن کے مطابق کشادگی کے لئے جہاں ضرورت پڑی وہاں محکمہ ہائی وے کی درخواست پر محکمہ جنگلات نے کل 1887 درخت کٹوائے / remove کئے۔

(ب) جیسا کہ جز (الف) میں بیان کیا گیا ہے یہ سڑک درج ذیل دو منصوبوں کا حصہ ہے جن کا تخمینہ لاگت اس طرح سے ہے:۔

(1) پنڈی بھٹیاں، چنیوٹ، کمالپور، تخمینہ لاگت 1359.442 ملین روپے۔

(2) چنیوٹ، سرگودھا، خوشاب روڈ تخمینہ لاگت 2359.758 ملین روپے۔

(ج) دونوں منصوبے نومبر 2006 میں شروع ہوئے جس میں پہلا منصوبہ پنڈی بھٹیاں چنیوٹ کمالپور روڈ جولائی 2010 میں مکمل ہوا (substantial completion) جبکہ دوسرا منصوبہ دسمبر 2009 میں مکمل ہوا (substantial completion)۔

(د) ان منصوبوں کے ٹینڈرنگ میں مندرجہ ذیل پارٹیوں نے حصہ لیا۔

(1) نام: سڑک کمال پور تا چنیوٹ۔
پارٹی میسرز الخان کنسٹرکشن کمپنی، میسرز لاجسٹک سیل، چائنا انٹرنیشنل واٹر اینڈ الیکٹرک۔
تخمینہ لاگت: 1359.442 ملین روپے

(2) پارٹی میسرز سردار محمد اشرف ڈی بلوچ اور میسرز چائنا انٹرنیشنل واٹر اینڈ الیکٹرک۔
تخمینہ لاگت: 2356.758 ملین روپے۔

(ہ) سڑک کمال پور پنڈی بھٹیاں چنیوٹ کا کام میسرز الخان کنسٹرکشن کمپنی کو دیا گیا۔
پتا: ایچی سن کالونی، 1۔کلو میٹر رائے ونڈ روڈ لاہور۔
سڑک چنیوٹ سرگودھا خوشاب کا کام میسرز چائنا انٹرنیشنل واٹر اینڈ الیکٹرک کو دیا گیا۔
پتا: مکان نمبر 5-A۔گلی نمبر 16۔F-8/3 اسلام آباد۔

(و) ان دونوں منصوبوں پر کام مکمل ہو چکا ہے اور مین سڑک مکمل ہو چکی ہے جبکہ چھوٹا موٹا کام جو کہ 5 فیصد سے بھی کم ہے کنٹریکٹ کے مطابق Defect Liability Period میں مکمل کیا جارہا ہے۔ ان میں دونوں منصوبوں پر ٹھیکیداروں کو درج ذیل ادائیگی ہو چکی ہے۔

(1) (P-I) سڑک کمال پور پنڈی بھٹیاں چنیوٹ 1807.517 ملین روپے

(2) (P-3) چنیوٹ سرگودھا خوشاب 3020.582 ملین روپے۔

(ز) ان منصوبوں کو مکمل کرنے کی تاریخ گزر چکی ہے اور سڑکیں بھی مکمل تعمیر ہو چکی ہیں تھوڑی بہت تاخیر کا باعث، فنڈز کی عدم دستیابی ہے لہذا محکمہ کسی کے خلاف کارروائی کا ارادہ نہیں رکھتا ہے۔ محکمہ کی کاوش سے بہر حال یہ دونوں سڑکیں عوام الناس کی آسانی کے لئے کافی عرصہ سے کھولی جا چکی ہیں۔

سکیم موڑ تا چو برجی روڈ کی توسیع اور انڈر پاس بنانے کا مسئلہ

*1029: مہر اشتیاق احمد: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ملتان روڈ لاہور (سکیم موڑ تا چو برجی) شہر کا قدیم اور انتہائی مصروف روڈ ہے جہاں چوبیس گھنٹے ٹریفک کا رش رہتا ہے، بالخصوص رات کو بیرون شہر سے بڑے بڑے ٹرالر اور ٹرک اس روڈ سے شہر میں داخل ہوتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سکیم موڑ تا چو برجی تک یہ روڈ بہت تنگ ہے۔ خصوصاً سمن آباد اور چوک یتیم خانہ پر ہر وقت ٹریفک جام رہنے کی وجہ سے عوام الناس شدید مشکلات سے دوچار ہیں؟

(ج) کیا حکومت ملتان روڈ لاہور (سکیم موڑ تا چو برجی) کی توسیع کرنے، سمن آباد موڑ اور چوک یتیم خانہ پر انڈر پاس بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ بھی درست ہے اور کبھی کبھار ٹریفک کے شدید دباؤ کے تحت ٹریفک جام ہو جاتی ہے۔

(ج) حکومت پنجاب ملتان روڈ کی توسیع و ترقی میں دلچسپی رکھتی ہے۔ فی الوقت (فیز-I) ٹھوکر نیاز بیگ تا سکیم موڑ کی بہتری کے لئے منصوبہ تیار کیا گیا ہے جو زیر تعمیر ہے جبکہ چوک یتیم خانہ

اور موڑ سمن آباد پر انڈر پاس بنانے کی تجویز فیز II میں شامل ہے، جونہی مزید فنڈز مہیا ہوں گے، سمن آباد موڑ اور چوک یتیم خانہ کی بہتری کے لئے بھی کام شروع کیا جائے گا۔

رنگ روڈ لاہور کی تعمیر و دیگر تفصیلات

*1799: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) رنگ روڈ لاہور کی تعمیر کن کن سرکاری ملازمین کی زیر نگرانی مکمل ہو رہی ہے؟

(ب) ان ملازمین کے عہدہ، گریڈ، نام، تعلیمی قابلیت، تجربہ اور لاہور میں عرصہ تعیناتی کی تفصیل بیان کریں؟

(ج) ان ملازمین کے زیر استعمال سرکاری گاڑیوں کے نمبرز، ماڈل کی تفصیل بیان کریں؟

(د) ان گاڑیوں کی قیمت خرید کیا ہے نیز ان گاڑیوں کے سال 07-2006 اور 08-2007 کے پٹرول / ڈیزل کے اخراجات مع مرمت بیان کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف تا د) تمام جز کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

لاہور-داروغہ والا چوک تا واہگہ بارڈر جی ٹی روڈ کی تعمیر و دیگر تفصیلات

*2760: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) داروغہ والا چوک تا واہگہ بارڈر جی ٹی روڈ لاہور کی تعمیر کب شروع ہوئی اور کب مکمل ہوئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس روڈ پر ابھی تک 50 فیصد کام نہیں ہوا جبکہ تین سال اس کام کو شروع ہوئے گزر چکے ہیں؟

(ج) اس کی آج تک مکمل نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا حکومت مذکورہ سڑک کی تعمیر جلد از جلد کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) داروغہ والا چوک تا واہگہ بارڈر جی ٹی روڈ لاہور کی تعمیر 14-04-2005 کو شروع ہوئی اور اس سڑک کی substantial تکمیل 31-دسمبر 2009 سے ہو چکی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے، بلکہ سڑک کا کام مکمل ہو چکا ہے صرف سٹریٹ لائیٹس کا کام اور سروس روڈ کے BRB نہر پر پلوں کی تعمیر بقایا ہے جو کہ موجودہ مالی سال میں مکمل کر لیا جائے گا۔

(ج) بجلی کے کھمبوں، واساٹیوب ویل، سوئی گیس پائپ، شہداء کی یادگاروں کی نئی جگہ منتقلی کی وجہ سے سڑک بروقت مکمل نہ ہو سکی۔

(د) اس سڑک کی تعمیر مالی سال 2010-11 میں ہر لحاظ سے مکمل ہو جائے گی۔

ٹی چوک میاں چنوں سے بائی پاس تلمبہ روڈ کی مرمت و دیگر تفصیلات

*2880: رانا بابر حسین: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹی چوک میاں چنوں سے لے کر بائی پاس تک تلمبہ روڈ میاں چنوں کی خصوصی مرمت پر سال 2007-08 کے دوران -/3809923 روپے خرچ کئے گئے ہیں؟

(ب) یہ کام کس ٹھیکیدار نے کیا ہے ان کا نام اور پتا بتائیں؟

(ج) یہ کام کن کن افسران کی زیر نگرانی مکمل ہوا ہے؟

(د) اس سے کون کون سا خصوصی مرمت کا کام ہوا ہے؟

(ہ) اس کام کا موقعہ پر کتنی دفعہ کن کن افسران نے وزٹ کیا ہے اور اس کام کی completion کا سرٹیفکیٹ کس نے جاری کیا ہے؟

(و) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ موقعہ پر اس سڑک کی خصوصی مرمت کا کوئی کام نہیں ہوا ہے بلکہ پیچ ورک کا کام ہوا ہے؟

(ز) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ اس کام کی 90 فیصد رقم خُورد بُرد کر لی گئی ہے؟

(ح) کیا حکومت اس کام کی تحقیقات کروانے کے لئے اعلیٰ سطحی کمیٹی تشکیل دینے اور ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ٹی چوک میاں چنوں سے لے کر گورنمنٹ ڈگری کالج میاں چنوں تک دو رویہ سڑک پراونشل ہائے وے ڈویژن، ملتان (پراونشل ہائی وے سب ڈویژن خانیوال) کے چارج میں نہ ہے لہذا مذکورہ سڑک کے اس دو رویہ حصہ کی مرمت کے ضمن میں کوئی اخراجات نہ کئے گئے ہیں۔ تاہم گورنمنٹ ڈگری کالج میاں چنوں سے لے کر بائی پاس تک سڑک پراونشل ہائی وے ڈویژن ملتان (پراونشل ہائے وے سب ڈویژن خانیوال) کے چارج میں ہے اور مذکورہ

سڑک کے اس حصہ کی خصوصی مرمت کے ضمن میں سال 08۔2007 کے دوران
3810000/۔روپے خرچ کئے گئے ہیں۔

(ب) یہ کام ناصر شیخ گورنمنٹ کنٹریکٹر، مکان نمبر01، گلی نمبرB/3حسن آباد گیٹ نمبر01چوک کمہاراں والا، ملتان نے کیا ہے۔

(ج) یہ کام مندرجہ ذیل افسران کی زیر نگرانی مکمل ہوا ہے۔

1۔ خالد حسین ہمدانی، ایگزیکٹو انجینئر
2۔ حافظ عبدالرشید، ایگزیکٹو انجینئر
3۔ سید شفقت حسین بخاری، ایس ڈی او
4۔ سید تنویر حیدر شاہ، سب انجینئر

(د) اس سڑک کی کل لمبائی4130فٹ ہے جس میں سے1480فٹ لمبائی میں سڑک کو اکھاڑنے کے بعد اونچا کر کے بنایا گیا ہے جبکہ باقی ماندہ2650فٹ لمبائی میں18فٹ چوڑی سڑک پرDSTیعنی دو کوٹ تار کول اور بجری کے ساتھ مرمت کی گئی ہے۔

(ہ) اس کام کا مندرجہ ذیل نگرانی افسران نے باقاعدگی سے معائنہ کیا ہے اور انہی افسران کی زیر نگرانی مکمل ہوا ہے۔

1۔ خالد حسین ہمدانی، ایگزیکٹو انجینئر
2۔ حافظ عبدالرشید، ایگزیکٹو انجینئر
3۔ سید شفقت حسین بخاری، ایس ڈی او
4۔ سید تنویر حیدر شاہ، سب انجینئر

(و) یہ درست نہ ہے۔کیونکہ خصوصی مرمت کے کام میں1480فٹ سڑک کو دو فٹ اونچا کیا گیا اور2650میں دو کوٹ تار کول و بجری ڈالی گئی ہے۔

(ز) یہ درست نہ ہے۔

(ح) چونکہ یہ کام کلی طور پر منظور شدہ تخمینہ لاگت و تصریحات کے مطابق کیا گیا ہے اس لئے کسی قسم کی تحقیقات کرنے کی ضرورت نہ ہے۔

ضلع سیالکوٹ میں محکمہ کی مشینری و دیگر تفصیلات

*3058: رانا آصف محمود: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ مواصلات و تعمیرات ضلع سیالکوٹ کے پاس کون کون سی مشینری ہے؟

(ب) ان میں سے کون کون سی چالو حالت میں ہے اور کتنی خراب کس کس جگہ کھڑی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پراونشل ہائی وے ڈویژن سیالکوٹ میں مشینری کی تفصیل درج ذیل ہے:-

(1)	ٹرک	2عدد
(2)	موٹر گریڈر	1عدد
(3)	روڈرولر	13عدد

(ب) ٹرک اور موٹر گریڈر چالو حالت میں ہیں جبکہ 13 عدد روڈ رولر میں سے 10 خراب ہیں۔ تمام خراب مشینری متعلقہ سب ڈویژنل آفیسر پراونشل ہائی وے سب ڈویژن سیالکوٹ / پسرور اور نارووال کے سٹورز میں کھڑی ہیں جبکہ مشینری جو درست حالت میں ہے وہ زیر استعمال ہے اور خراب مشینری کی auction کا بندوبست کیا جا رہا ہے۔

پل فورڈواہ بہاولنگر کو کشادہ کرنے کی تفصیلات

*3783: جناب محمد طارق امین ہوتیانہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پل فورڈ واہ بہاولنگر کو کشادہ نہ کیا گیا ہے جبکہ اس کے دونوں اطراف سڑکیں دورویہ ہیں؟

(ب) کیا حکومت نے اس پل کی کشادگی کے لئے کوئی رقم مالی سال 10-2009 میں رکھی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس پل کی اہمیت اور عوام کی پریشانی کے باعث اس کو کشادہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ امر درست نہ ہے، دورویہ پُل منظور شدہ ہے۔ پُل کی کشادگی کے لئے سکیم تخمینہ لاگت تین کروڑ مورخہ 12-02-2009 کو منظور ہو چکی ہے۔ دورویہ پُل کی کشادگی کی تعمیر کا کام جاری ہے جبکہ ایک حصہ ٹریفک کے لئے کھول دیا گیا ہے۔ بقایا آدھا حصہ پر سلیب ڈالنے کا کام جاری ہے۔

(ب) حکومت پنجاب نے مالی سال 11۔2010 میں مبلغ 70 لاکھ روپے کے فنڈز جاری کئے تھے جو کہ اس پُل کی کشادگی کے کام پر خرچ ہو چکے ہیں، البتہ ہائی وے ڈیپارٹمنٹ مزید فنڈز مہیا کرنے کے لئے 4.5 ملین روپے کی رقم re-appropriate کر رہا ہے تاکہ کام کو اس مالی سال میں مکمل کیا جا سکے۔

(ج) حکومت پنجاب نے اس پُل کی اہمیت اور اس علاقہ کی عوام کی پریشانی کو مدنظر رکھتے ہوئے پہلے ہی اس پُل کی کشادگی کی منظوری دے دی ہے اور اس کی کشادگی کا کام تیزی سے موقع پر جاری ہے۔

پنڈی بھٹیاں روڈ اور چنیوٹ تا کمالپور روڈ کی تعمیر میں تاخیر کی وجوہات

*3821: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنڈی بھٹیاں روڈ اور چنیوٹ تا کمالپور روڈ کی تعمیر کا ٹھیکہ 2006 میں دیا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑکوں کی تعمیر بروقت نہ ہوئی تو اس پر ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تھی، اس کمیٹی کی کتنی میٹنگز ہوئیں، سڑک کی تعمیر میں تاخیر کی کیا وجوہات تھیں اور تاخیر کی ذمہ داری کس پر عائد کی گئی ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ج) مذکورہ سڑکوں کی تعمیر میں تاخیر کی وجوہات کے سلسلے میں جو کمیٹی تشکیل دی گئی تھی اس کے ممبران کی تعداد اور نام بیان فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ پنڈی بھٹیاں روڈ اور چنیوٹ تا کمال پور روڈ کی تعمیر کا ٹھیکہ نومبر 2006 میں دیا گیا تھا۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑکوں کی تعمیر بروقت نہ ہو سکی۔ جس کی وجہ سے پراجیکٹ انجینئرنگ سیل نے سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو کو کنٹریکٹ منسوخ کرنے کی سفارشات ارسال کیں تاہم کنٹریکٹر الخان کنسٹرکشن کمپنی نے عدالت سے رجوع کیا اور ساتھ ہی اس نے وزیر اعلیٰ پنجاب سے اپیل کی کہ انکو کنٹریکٹ کی کلاز amicable settlement کے تحت سڑک مکمل کرنے کا موقع دیا جائے۔ اس ضمن میں رانا ثناء اللہ خان وزیر قانون پنجاب

کی سربراہی میں ایک ہائی لیول کمیٹی تشکیل دی گئی۔ کمیٹی کے فیصلہ کے مطابق کنٹریکٹر کو سڑک کی تعمیر مکمل کرنے کا موقع دیا گیا ہے۔اس کمیٹی کی تین میٹنگز ہوئیں تاہم اب منصوبہ مکمل ہو چکا ہے۔

(ج) جو کمیٹی اس سلسلہ میں تشکیل دی گئی اس کے ممبران کی تعداد سات تھی اور اس کے ممبران کے نام مندرجہ ذیل تھے۔

1۔ رانا ثناء اللہ خان، وزیر قانون پنجاب (چیئرمین)

2۔ ملک محمد وارث کلو، (ایم پی اے)

3۔ حاجی محمد یعقوب (ایم پی اے)

4۔ چیف سیکرٹری، پنجاب

5۔ چیئرمین، پی اینڈ ڈی بورڈ

6۔ ایڈووکیٹ جنرل پنجاب

7۔ سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو

ضلع گجرات، 07-2006 کے دوران پیچ ورک کی گئی سڑکوں کی تفصیلات

*4006: چوہدری محمد اسد اللہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا ضلع گجرات میں 07-2006 کے درمیان سڑکوں پر پیچ ورک کی مد میں کوئی خرچہ کیا گیا؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کل کتنی رقم پیچ ورک کے سلسلہ میں خرچ کی گئی، جن سڑکوں پر پیچ ورک کیا گیا ان کے نام کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ 07-2006 کے دوران ضلع گجرات میں صوبائی سڑکوں پر پیچ ورک کی مد میں خرچہ کیا گیا۔

(ب) 07-2006 کے دوران پراونشل ڈویژن ہائی وے گجرات نے ضلع گجرات میں مبلغ 2.994 ملین روپے پیچ ورک کی مد میں مندرجہ ذیل سڑکوں پر خرچ کئے:-

1- گجرات بھمبر روڈ

2- گجرات جلال پور جٹاں روڈ

3- منڈی بہاؤالدین رسول کھاریاں جلال پور جٹاں ہیڈ مرالہ روڈ (ڈنگہ تا ہیڈ مرالہ)

4- گجرات سرگودھا روڈ

-5 گجرات شادیوال روڈ
-6 ہیڈ جگو سرائے عالمگیر روڈ

ضلع گوجرانوالہ، سڑکوں کی تکمیل کی تفصیلات

*4141: محترمہ طلعت یعقوب: کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا محکمہ ہائی وے نے ضلع گوجرانوالہ میں 07-2006 کے دوران سڑکوں کے کوئی منصوبہ جات مکمل کئے، آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیاان منصوبہ جات کے لئے کوئی رقم مختص کی گئی، اگر ہاں تو کتنی؟

(ج) مذکورہ سڑکوں کو مکمل کرنے والے ٹھیکیداروں کے نام مع منصوبہ اور کتنے منصوبہ جات پر ابھی کام جاری ہے، تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ ہائی وے نے ضلع گوجرانوالہ 07-2006 کے دوران سڑکوں کے کوئی منصوبہ جات مکمل نہیں کئے۔

(ب) ان منصوبہ جات کے لئے 217.055 ملین روپے رقم مختص کی گئی ہے۔

(ج) 07-2006 کے دوران شروع کئے گئے منصوبہ جات میں سے جواب تک مکمل کئے گئے ہیں (اور وہ منصوبہ جات جن پر کام جاری ہے) ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

بھاگٹانوالہ ضلع سرگودھا، ٹی ایچ کیو ہسپتال کی تعمیر کی تفصیلات

*4194: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بھاگٹانوالہ ضلع سرگودھا میں تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال کا قیام عمل میں آیا، اس پر کتنی لاگت آئی اور اس منصوبہ کے پایۂ تکمیل کی مدت کیا تھی؟

(ب) کیااس کی تکمیل میں مین بلڈنگ مع کوارٹر، انٹرنل اور ایکسٹرنل کام اور واٹر سپلائی کی تکمیل بھی شامل تھی، کیا یہ تمام کام اپنے مقررہ وقت پر مکمل کر لئے گئے ہیں اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) درست ہے۔اس منصوبہ کی (admin approval) مورخہ 12-11-2004 کو 15.663 ملین روپے کی ہوئی۔اس کا estimate مورخہ 06-11-2004 کو 15.926 ملین روپے کا technical sanction ہوا جو بعد میں مورخہ 19-01-2010 کو technical sanction revised ہو کر 16.806 ملین روپے کا ہوا۔آج تک اس منصوبہ پر 16.393 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں جبکہ منصوبہ کی لاگت تکمیل 17.564 ملین روپے ہے۔اس منصوبہ کی تکمیل مدت دو سال تھی۔

(ب) اس منصوبہ میں ہسپتال بلڈنگ کی اپ گریڈیشن، ایک عدد گریڈ (18-19) کی رہائش، دو عدد گریڈ (16-17) کی رہائشیں، چار عدد گریڈ (1-10) کے کوارٹر، چار دیواری، 5000 گیلن کی پانی کی ٹینکی، سیوریج اور واٹر سپلائی کا انٹرنل اور ایکسٹرنل کام شامل تھا۔ہسپتال کی مین بلڈنگ کی اپ گریڈیشن، چار عدد سٹاف کوارٹر، چار دیواری مکمل کر کے محکمہ صحت کو مورخہ 07-05-2009 کو حوالے کر دیئے گئے اور محکمہ صحت کے زیر استعمال ہیں۔گریڈ (18-19) اور گریڈ (16-17) کی رہائشوں کا کام بھی مکمل ہونے کے قریب ہے۔وقت پر کام مکمل نہ ہونے کی وجہ فنڈز کی عدم دستیابی ہے۔سالانہ فنڈز کی وصولی اور خرچ کی تفصیل درج ذیل ہے:-

مالی سال	فنڈز (Million)	خرچہ (Million)
2004-05	7.5	7.21
2005-06	7.435	7.425
2006-07	1.479	1.410
2007-08	0.500	0.348
ٹوٹل	16.914	16.393

مالی سال 2007-08 کے بعد کوئی فنڈز نہیں آئے۔مبلغ 1.171 ملین روپے فنڈز کی دستیابی کے لئے محکمہ صحت کو بمطابق چٹھی نمبر 21-B/UF/Health/2009-10/1322/BS مورخہ 23-12-2010 کو دوبارہ لکھا گیا جو تاحال وصول نہ ہوئے ہیں بقیہ کام فنڈز کی وصولی کے بعد دو ماہ میں مکمل کر دیا جائے گا۔

پی پی۔7 راولپنڈی، پل سروبہ کی تعمیر

*4204: جناب محمد شفیق خان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تعمیر پل سروبہ نزد گاؤں سروبہ پی پی۔7 راولپنڈی کا منصوبہ کب منظور ہوا؟
(ب) آج تک اس پر کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے، کتنا کام مکمل ہوا ہے؟
(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس پل کی تعمیر کا کام روک دیا گیا ہے، اس کی وجوہات کیا ہیں؟
(د) کیا حکومت اس پل کی تعمیر مکمل کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تعمیر پل سروبہ نزد سروبہ راولپنڈی کا منصوبہ مئی 2005 کو منظور ہوا۔
(ب) سکیم کا تخمینہ لاگت 257.676 ملین روپے ہے، جس میں سے 87.387 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ پل کا substructure تقریباً مکمل ہو چکا ہے اس کے علاوہ پل کی 1.92 کلومیٹر لمبی اپروچز میں سے 1.22 کلومیٹر لمبائی میں sub base ڈال دیا گیا ہے۔ اس طرح منصوبے پر تقریباً 28 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔
(ج) اس وقت یہ معاملہ لاہور ہائیکورٹ راولپنڈی بینچ میں زیر غور ہے۔ عدالت کا فیصلہ آنے پر ان سوالات کا جواب دیا جائے گا۔
(د) ۔ایضاً۔

مجاہد پل موضع مجاہد یونین کونسل سہال راولپنڈی کی تعمیر کی تفصیلات

*4377: جناب محمد شفیق خان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) مجاہد پل موضع مجاہد یونین کونسل سہال پی پی۔7 راولپنڈی کی تعمیر کب شروع ہوئی اور کب مکمل ہونی تھی؟
(ب) اس کا تخمینہ لاگت بتائیں نیز آج تک اس کی تعمیر پر کتنی رقم خرچ ہوئی کتنا کام موقع پر ہوا ہے؟
(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس کی تعمیر کے لئے سال 10-2009 کے بجٹ میں رقم مختص ہے مگر اس کی تعمیر کا کام روک دیا گیا ہے؟
(د) اس کی تعمیر کا کام روکنے کی وجوہات کیا ہیں نیز حکومت کب تک عوامی مفاد کے تحت اس کی تعمیر دوبارہ شروع کروانے اور جلد از جلد مکمل کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تعمیر مجاہد پل کا کام، سکیم کشادگی و بہتری اور تعمیر سڑک از گلی جاگیر تحصیل فتح جنگ تا چکری انٹرچینج موٹروے لمبائی 23.56 کلو میٹر ضلع اٹک و راولپنڈی کا حصہ ہے۔

یہ سکیم 28۔ستمبر 2004 کو منظور ہوئی سکیم میں سے سڑک کی تعمیر و کشادگی کا کام تقریباً مکمل ہو چکا ہے جبکہ تعمیر پل مجاہد کا کام مورخہ 12۔فروری 2008 کو شروع ہوا جس کی مدت تکمیل 18 ماہ تھی۔

(ب) سکیم کا کل تخمینہ لاگت 248.60 ملین روپے ہے جس میں سے تعمیر پل مجاہد کا تخمینہ لاگت 138.311 ملین روپے ہے۔ سکیم پر مالی سال 11-2010 تک 157.174 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ جس میں سے 44.840 ملین روپے تعمیر پل کا خرچہ ہے۔ 22 کلو میٹر سڑک مکمل ہو چکی ہے جبکہ تعمیر پل میں سے تقریباً 33 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔

(ج) جی ہاں! 10-2009 میں اس کے لئے رقم مختص تھی اور 11-2010 اس کے لئے رقم مختص کی گئی لیکن سیلاب سے پیدا شدہ (financial constraint) کی وجہ سے پل پر کام کی رفتار سست ہوئی۔

(د) سیلاب کی وجہ سے اخراجات کو (re-prioritize) کیا گیا جس کی وجہ سے سینکڑوں منصوبہ جات جن میں یہ منصوبہ بھی شامل ہے (Re-prioritize) کیا گیا ہے۔ مالی پوزیشن بہتر ہونے پر اس منصوبے پر کام کا آغاز کر دیا جائے گا۔

لاہور فیصل آباد روڈ پر کٹس (Cuts) اور یوٹرن کی تفصیلات

*4544: رانا تنویر احمد ناصر: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور فیصل آباد روڈ جو کہ بی او ٹی پراجیکٹ ہے پر جو cuts اور U turn دیئے گئے ہیں وہ کس پالیسی کے تحت دیئے گئے ہیں؟

(ب) ان cuts اور U turn کی جگہ کے تعین کے لئے کیا طریق کار اختیار کیا گیا تھا اور کیا قواعد و ضوابط وضع کئے گئے تھے مزید کن لوگوں نے اس بابت فیصلہ جات میں حصہ لیا؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان Cuts اور U turn کی وجہ سے علاقہ کے لوگوں کو بے تحاشا تکالیف و مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

(د) کیاحکومت عوام الناس کو درپیش ان تکالیف و مصائب کو دور کرنے اور عوام کو سہولیات فراہم کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) لاہور۔ شیخوپورہ فیصل آباد روڈ جو کہ بی او ٹی (BOT) پراجیکٹ کے تحت تعمیر کی گئی ہے۔ اس پر یوٹرن اور کٹس حکومت پنجاب کے مقرر کردہ تکنیکی مشاورتی گروپ یعنی Mott McDonald Pakistan اور Associated Consulting Centres کے فراہم کردہ ڈیزائن کے مطابق بنائے گئے ہیں۔

(ب) یوٹرن کی تعداد اور مقامات کا تعین حکومت پنجاب کے مقرر کردہ تکنیکی مشاورتی گروپ نے concession agreement کے مطابق کم و بیش ہر 5 کلومیٹر کے بعد کیا اور اس پر عملدرآمد حکومت پنجاب کی منظوری سے کیا گیا ہے اور مزید برآں یوٹرن کا تعین کرتے وقت سفر کرنے والوں کی حفاظت کو مدنظر رکھا گیا تھا۔

(ج) جی ہاں! یہ کسی حد تک درست ہے۔ دراصل سڑک کی تعمیر کے وقت یوٹرن مناسب مقامات پر تعمیر کئے گئے تھے۔ تاہم وقت گزرنے کے ساتھ، آبادی اور سڑک کے ساتھ ساتھ تعمیرات میں اضافے کی وجہ سے عوام کو کچھ مقامات پر مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

(د) کچھ معزز ارکان اسمبلی نے اس عوامی مسئلے کی نشاندہی کی جس کو حل کرنے کے لئے سیکرٹری مواصلات و تعمیرات اور چیف انجینئر ہائی وے نے معزز ارکان اسمبلی کے ساتھ میٹنگز کیں اور محکمہ کی ایک کمیٹی نے معزز ارکان اسمبلی کے ہمراہ سڑک کا بھی تفصیلی دورہ کیا اور اپنی سفارشات مرتب کیں۔ ان سفارشات کی روشنی میں معزز ارکان اسمبلی کی مشاورت کے بعد کچھ فیصلوں پر عملدرآمد کے لئے احکامات جاری کر دیئے گئے ہیں۔ باقی ماندہ فیصلے Privilege Committee کی میٹنگ میں، جو کہ مورخہ 31-01-2011 کو متوقع ہے، کر لئے جائیں گے تاکہ عوام کو درپیش مسائل کا ازالہ ہو سکے۔

محکمہ میں گریڈ 17 کے انجینئرز کی ترقیوں کی تفصیلات

*4611: انجینئر قمر الاسلام راجہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ مواصلات و تعمیرات میں گریڈ سترہ میں بھرتی ہونے والے گریجویٹ انجینئرز کو اگلے گریڈ میں ریگولر ترقی کے لئے اوسطاً کتنے سال کا عرصہ درکار ہوتا ہے؟

(ب) محکمہ مواصلات و تعمیرات میں ایسے گریجویٹ انجینئرز کی تعداد کتنی ہے جنہیں گریڈ سترہ میں کام کرتے ہوئے پندرہ سال یا اس سے زیادہ عرصہ ہو چکا ہے اور ان کی گریڈ اٹھارہ میں ریگولر ترقی نہیں ہو سکی؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) حکومت پنجاب کے مروجہ قوانین کے مطابق گریڈ سترہ سے گریڈ اٹھارہ میں ترقی پانے کے لئے مندرجہ ذیل شرائط کا پورا ہونا لازمی ہے۔

1) گریڈ اٹھارہ میں اسامیوں کی دستیابی
2) سالانہ کارکردگی کی رپورٹس
3) محکمانہ کارروائی اور اس کے نتیجے میں ملنے والی سزاؤں کی تفصیل
4) لازمی تربیت برائے ترقی اور محکمانہ امتحان

یہ سب تفصیلات اکٹھی کرنے کے بعد محکمانہ ترقی کی کمیٹی (DPC) افسران کی کارکردگی کا جائزہ لے کر ان کی سنیارٹی کے مطابق گریڈ اٹھارہ میں ترقی کی سفارش کرتی ہے۔ محکمہ تعمیرات و مواصلات میں بھی یہی طریق کار اختیار کیا جاتا ہے۔

اس طریق کار میں اس بات کی کوئی گارنٹی نہیں کہ گریڈ سترہ سے گریڈ اٹھارہ میں زیادہ سے زیادہ کتنا عرصہ درکار ہوتا ہے۔ حکومت پنجاب نے گریڈ سترہ سے گریڈ اٹھارہ میں ترقی پانے کے لئے کم از کم پانچ سال گریڈ سترہ میں سروس لازم قرار دی ہے۔ زیادہ سے زیادہ کی کوئی حد نہیں اور یہی قوانین محکمہ ہذا میں بھی نافذ العمل ہیں۔

(ب) محکمہ مواصلات و تعمیرات میں ایسے گریجویٹ انجینئرز جن کی گریڈ سترہ میں بھرتی ہوئی اور انہیں اسی گریڈ میں کام کرتے ہوئے پندرہ سال یا اس سے زائد کا عرصہ ہو چکا ہے ان کی تعداد پینتالیس ہے۔

پاکپتن، زیر تعمیر پولیس لائن و جیل کی تفصیلات

*4615: چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پاک پتن میں پولیس لائن اور جیل زیر تعمیر ہے یہ کب شروع ہوئیں اور کب مکمل ہوں گی۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پولیس لائن اور جیل کی تعمیر میں تاخیر سے ان کی لاگت بڑھ چکی ہے اگر لاگت بڑھی ہے تو کتنی اور اس کا ذمہ دار کون ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ صوبائی بلڈنگ کی طرف سے جیل اور پولیس لائن پاک پتن کی تعمیر میں شامل ٹھیکیداران کو کروڑوں روپے غیر قانونی ایڈوانس ادائیگی کر دی گئی ہے جس کی وجہ سے ٹھیکیداران کام نہ کر رہے ہیں اس غیر قانونی ایڈوانس ادائیگی کے ذمہ داران کے خلاف کیا قانونی کارروائی ہوئی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ پاکپتن میں پولیس لائن اور جیل زیر تعمیر ہیں۔دونوں سکیموں کے شروع ہونے اور بمطابق ایگریمنٹ ہونے کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں! تعمیر میں تاخیر کی وجہ سے لاگت بشکل پرائس ویری ایشن بڑھی ہے۔اس وقت پولیس لائن میں پرائس ویری ایشن 4.031 ملین روپے ادا کی جا چکی ہے۔جیل میں نان ریزیڈینشل پورشن میں 4.023 ملین روپے پرائس ویری ایشن اور ریزیڈینشل پورشن میں 1.150 ملین روپے پرائس ویری ایشن ادا کی جا چکی ہے۔

مزید پرائس ویری ایشن فنڈز آنے پر بلوں کی ادائیگی کے ساتھ دی جائے گی۔چونکہ فنڈنگ ایگریمنٹ کی ٹائم لسٹ کے مطابق نہ ہوئی ہے۔لہذا محکمہ کا کوئی آفیسر ذمہ دار نہ ہے۔

(ج) جی ہاں! جیل اور پولیس لائن پاکپتن کی تعمیر میں شامل ٹھیکیداران کو ایڈوانس ادائیگی کی گئی تھی۔غیر قانونی ایڈوانس ادائیگی کا تعین کر کے سپرنٹنڈنگ انجینئر پراونشل بلڈنگ سرکل فیصل آباد نے رپورٹ تیار کی۔اس رپورٹ کے بعد ٹھیکیداران نے کافی کام (جس کی ایڈوانس ادائیگی کی گئی تھی) کر دیا ہے۔مذکورہ بالا رپورٹ کے مطابق متعلقہ ٹھیکیداران / فرموں کے نام مندرجہ ذیل ہیں:۔

1- آئی اے زیڈ برادرز گورنمنٹ کنٹریکٹر
2- محمد مشتاق باجوہ گورنمنٹ کنٹریکٹر
3- ایم ایس غلام محمد اینڈ کو گورنمنٹ کنٹریکٹر
4- رانا خالد حسین گورنمنٹ کنٹریکٹر

5- آئی اے برادرز گورنمنٹ کنٹریکٹر
6- ایم ایس شاہ حسین گورنمنٹ کنٹریکٹر

رپورٹ ہذا کے مطابق متعلقہ افسران جنہوں نے ایڈوانس ادائیگی کی تھی ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

1- محمد باقر (ایگزیکٹو انجینئر)
2- رانا اقبال اشرف (ایس ڈی او)
3- محمد سعید سیال (ایس ڈی او)
4- محمد نوشیرواں (سب انجینئر)
5- محمد طارق (سب انجینئر)

اس ضمن میں مندرجہ بالا افسران کے خلاف PEEDA ایکٹ 2006 کے تحت محکمہ سی اینڈ ڈبلیو نے بمطابق چٹھی نمبری SO.D.II(C&W)12-3/09 مورخہ 01-10-2010 انکوائری کا آرڈر کر دیا ہے جس کے مطابق شیخ محمد عزیز ڈائریکٹر ایڈمن ورکس دفتر چیف انجینئر بلڈنگز نارتھ زون بلڈنگز ڈیپارٹمنٹ لاہور کو انکوائری آفیسر مقرر کیا گیا ہے اور اس وقت انکوائری جاری ہے جو کہ اگلے ماہ تک مکمل ہو جائے گی۔

جی او آر۔I لاہور۔تین لاکھ سے زائد سپیشل ریپیئر سے متعلقہ تفصیل

*4749: چوہدری محمد اسد اللہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جی او آر۔I لاہور میں کچھ افسران کی رہائش گاہوں کی special repair سال 2005 تا 2007 کے دوران کی گئی؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو ان رہائش گاہوں کے نمبر مع آفیسر کا نام جن پر تین لاکھ روپے سے زیادہ سالانہ خرچ آیا، کی تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ جی او آر۔I لاہور میں مالی سال 06۔2005 اور 07۔2006 کے دوران special repair کے کام کروائے گئے ہیں۔

(ب) مالی سال06۔2005 میں کسی بھی رہائش گاہ کا special repair کا تین لاکھ سے زیادہ کا کوئی کام نہیں ہوا جبکہ مالی سال07۔2006 میں جن رہائش گاہوں پر تین لاکھ سے زائد رقم خرچ ہوئی ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

رہائش نمبر/رہائشی کا نام	خرچہ
1۔19 ایکمن روڈ جی او آر۔I مسٹر جسٹس شبیر رضا صاحب	8,61,190/۔
2۔B۔12 ایکمن روڈ جی او آر۔I ہوم سیکرٹری بریگیڈئر اعجاز علی شاہ	4,28,568/۔

ضلع فیصل آباد، بجٹ و دیگر تفصیلات

*4901: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع فیصل آباد بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کو کتنی رقم سال08۔2007 اور 09۔2008 کے دوران فراہم کی گئی؟

(ب) کتنی رقم ترقیاتی منصوبوں پر خرچ ہوئی ان منصوبہ جات کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ج) کتنے منصوبے مکمل ہو چکے ہیں اور کتنے زیر تکمیل ہیں، زیر تکمیل منصوبے کب تک مکمل ہوں گے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع فیصل آباد بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کو ترقیاتی منصوبہ جات کے لئے سال 2007-08 میں 348.487 ملین روپے اور 2008-09 میں 316.782 ملین روپے فراہم کئے گئے۔

(ب) سال 2007-08 میں 335.541 ملین روپے اور سال 2008-09 میں 259.324 ملین روپے ترقیاتی منصوبوں پر خرچ ہوئے۔ منصوبہ جات کے نام اور تخمینہ لاگت کی تفصیل منسلکہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ج) ان میں سے 48 منصوبے مکمل ہو چکے ہیں جبکہ 29 منصوبے زیر تکمیل ہیں۔ زیر تکمیل منصوبہ جات کی تفصیل مع تاریخ تکمیل منسلکہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع فیصل آباد، ہائی وے کو فراہم کیا گیا بجٹ و دیگر تفصیلات

*4902: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع فیصل آباد کو مالی سال08۔2007 اور09۔2008 کے دوران ہائی وے کو کتنی رقم سالانہ فراہم کی گئی؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی رقم سڑکوں کی تعمیر ومرمت پر خرچ ہوئی ان سڑکوں کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ج) کتنی سڑکوں کی تعمیر ومرمت مکمل ہو چکی ہے، کتنی ابھی زیر تکمیل ہیں؟

(د) کیا حکومت ان سڑکوں کو جلد از جلد مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ ہائی وے کو دی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:-

(i) دوران مالی سال2007-08 ضلع فیصل آباد میں سڑکوں کی تعمیر کی مد میں800.465 ملین روپے فنڈز اور مرمت کی مد میں56.028 ملین روپے فنڈز موصول ہوئے-

(ii) دوران مالی سال2008-09، ضلع فیصل آباد میں سڑکوں کی تعمیر کی مد میں 1420.583 ملین روپے فنڈز اور مرمت کی 111.171 ملین روپے فنڈز موصول ہوئے-

(ب)

(i) مالی سال2007-08 کے دوران تعمیر پر732.779 ملین روپے خرچ کئے گئے اور مرمت پر55.981 ملین روپے خرچ کئے گئے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

(ii) مالی سال2008-09 کے دوران سڑکوں کی تعمیر پر1247.572 ملین خرچ کئے گئے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

(iii) مالی سال2009-10 کے دوران سڑکوں کی تعمیر پر1025.150 ملین خرچ کئے گئے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

(iv) مالی سال2010-11 کے دوران سڑکوں کی تعمیر پر225.439 ملین خرچ کئے گئے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

(ج)

مالی سال2007-08 میں مکمل شدہ سڑکات کی تعداد	=	27
مالی سال2008-09 میں مکمل شدہ سڑکات کی تعداد	=	14
مالی سال2009-10 میں مکمل شدہ سڑکات کی تعداد	=	36
مالی سال2010-11 میں مکمل شدہ سڑکات کی تعداد	=	03

(د) مالی سال11-2010 میں1119.229 ملین فنڈز مختص کئے گئے ہیں۔جن کے مطابق آٹھ سڑکیں اس سال مکمل ہو جائیں گی اگر حکومت نے604.929 ملین بقایا فنڈز مالی سال 12-2011 میں مختص کر دیئے تو بقیہ سڑکیں بھی سال12-2011 میں مکمل ہو جائیں گی۔

راولپنڈی،ایلیویٹیڈ ایکسپریس وے منصوبے کی تفصیلات

*4995: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) راولپنڈی مری روڈ پر سیکرٹریٹ ٹو چاندنی چوک ایلیویٹیڈ ایکسپریس وے کے منصوبے کا تخمینہ لاگت کتنا ہے؟

(ب) اس منصوبے کی تکمیل کتنے عرصہ میں مکمل کی جائے گی،نیز اس روڈ کی تعمیر کا ٹھیکہ کس کمپنی کو دیا گیا کمپنی کے مالک کا نام بتایا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) راولپنڈی مری روڈ پر سیکرٹریٹ ٹو چاندنی چوک ایلیویٹیڈ ایکسپریس وے کے منصوبے کا ابتدائی تخمینہ لاگت تقریباً18۔ارب روپے ہے۔

(ب) یہ منصوبہ بوجہ انتہائی زیادہ تخمینہ لاگت اور وسائل کی کمی کے باعث رواں مالی سال کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل نہ کیا گیا ہے۔

لاہور۔ٹھوکر نیاز بیگ سے چوبرجی تک ری ماڈلنگ کے منصوبے میں تاخیر و دیگر تفصیلات

*5233: انجینئر قمرالاسلام راجہ: کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ملتان روڈ ٹھوکر نیاز بیگ سے چوبرجی تک ری ماڈلنگ کا منصوبہ کن وجوہات کی بناء پر تاخیر کا شکار ہو چکا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سمن آباد چوک پر اوور ہیڈ بنانے کی سکیم کو ختم کر کے انڈر پاس بنانے کا فیصلہ کیا گیا مگر بعد ازاں انڈر پاس کا ارادہ بھی ترک کر دیا گیا،اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) شہروں میں پہلے سے تعمیر شدہ سڑک کی توسیع و بہتری کرنے سے پہلے بہت سے مراحل کی تکمیل درکار ہوتی ہے جن میں اضافی زمین کی خریداری، عمارتوں کو گرایا جانا، بجلی و ٹیلی فون کے کھمبوں ولائنوں کی متبادل جگہوں پر منتقلی، پہلے سے موجود پانی، سیوراور گیس کی لائنوں اور تنصیبات کی حفاظت و منتقلی، یہ تمام اقدامات مرحلہ وار کئے جا سکتے ہیں اور ان سب کاموں کے بعد ہی سڑک کی تعمیر کا کام شروع کیا جا سکتا ہے۔موجودہ مالی سال میں فنڈز کی کمیابی بھی کاموں کی رفتار میں رکاوٹ بنی۔تاہم موجودہ رفتار تسلی بخش ہے اور پہلے حصہ یعنی ٹھوکر نیاز بیگ تا سکیم موڑ میں تمام کام تیزی سے جاری ہیں۔

(ب) یہ درست ہے کہ فنڈز کی کمی کی بناء پر پراجیکٹ کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور فی الوقت فیز۔I ''ٹھوکر تا سکیم موڑ'' کا کام شروع کیا گیا ہے جبکہ موڑ سمن آباد پر انڈر پاس کی تجویز فیز۔II کا حصہ ہے۔جونہی دوسرے فیز کے لئے فنڈز مہیا ہوں گے اس کی تعمیر کا کام بھی شروع کر دیا جائے گا۔

سڑکوں پر چلنے والی گاڑیوں میں زیادہ سے زیادہ وزن لادنے کی تفصیلات

*5265: میاں نصیر احمد: کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب کی سڑکوں پر 22/20 ٹن سے زیادہ وزن والی گاڑیاں نہیں چل سکتیں یا سڑکوں کی capacity نہیں ہوتی اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا اس سلسلے میں کوئی قانون ہے تو اس کے متعلق ایوان کو آگاہ فرمایا جائے کہ زیادہ سے زیادہ کتنا وزن ایک گاڑی، ٹرالی، ٹرک یا کنٹینر پر لادا جا سکتا ہے؟

(ب) جن سڑکوں سے زیادہ وزن والی گاڑیاں گزرتی ہیں وہاں پر گڑھے پڑ جاتے ہیں، حکومت اپنی ان سڑکوں کی حفاظت کے لئے کیا اقدامات اٹھاتی ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جزوی طور پر درست نہ ہے کیونکہ گاڑیوں کی وزن اٹھانے کی صلاحیت ان کی ایکسل کی تعداد کے مطابق مقرر کی گئی ہے نہ کہ مجموعی وزن کی بنیاد پر جس کا نوٹیفکیشن مورخہ 02-09-2000 کو جاری کیا گیا (جو ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے)۔ صلاحیت فی ایکسل

تقریباً 8.40 ٹن بنتی ہے کیونکہ سٹیرنگ کے ذریعے تقریباً 30 فیصد وزن سڑک پر منتقل ہوتا ہے اور پچھلے ایکسل سے بقیہ 70 فیصد وزن سڑک پر منتقل ہوتا ہے۔

(ب) حکومت پنجاب نے اوپر بیان کئے گئے notification کے مطابق مطلوبہ وزن سے زیادہ وزن کی گاڑیوں پر سڑک پر چلنے کی پابندی عائد کی ہوئی ہے۔ جس پر زیادہ وزن کے مطابق جرمانہ بھی وصول کیا جاتا ہے۔ محکمہ ٹریفک پولیس اس پر عملدرآمد کا ذمہ دار ہے۔ ایکسل لوڈ کنٹرول پالیسی پر عملدرآمد صرف صوبہ پنجاب کی حد تک ممکن نہ ہے کیونکہ جب تک قومی سطح پر اس اہم ایشو کے لئے کوئی قانون سازی نہ کی جائے اور تمام صوبے اس پر عملدرآمد کو مکمل طور پر یقینی نہ بنائیں تو مطلوبہ نتائج حاصل نہیں کئے جا سکتے۔

سڑکوں کو چوڑا کرنے کے لئے واپڈا، پی ٹی سی ایل کے کھمبوں کو ہٹانے پر ادائیگی کرنے کی تفصیلات

*5267: میاں نصیر احمد: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جب محکمہ مواصلات و تعمیرات اپنی سڑکوں کو چوڑا کرتا ہے تو واپڈا اور پی ٹی سی ایل کو کھمبوں کو ہٹانے اور نئی جگہ نصب کرنے کے لئے ادائیگی کرتا ہے اگر ہاں تو کن شرائط پر ادائیگی کی جاتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یوٹیلٹی بل وصول کرنے والے محکمے صوبائی محکمہ مواصلات و تعمیرات کی سڑکوں کو توڑتے ہیں، استعمال کرتے ہیں یا اپنے کھمبے وغیرہ نصب کرتے ہیں تو محکمہ مواصلات و تعمیرات کو کوئی ادائیگی کرتے ہیں اگر اس سوال کا جواب اثبات میں ہے تو کس شرح تناسب سے وصول کی جاتی ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ محکمہ مواصلات و تعمیرات اپنی سڑکوں کی کشادگی کے وقت محکمہ واپڈا اور محکمہ P.T.C.L کو اپنے کھمبے ہٹانے اور نئی جگہ نصب کرنے کے لئے، ان محکمہ جات کے demand notice کے مطابق ادائیگی کرتا ہے۔ تاہم یہ محکمے کام کرنے کے بعد کئے گئے کام کا اصل حساب و کتاب محکمہ مواصلات و تعمیرات کو دینے کے پابند ہیں۔

(ب) یہ درست ہے کہ یوٹیلٹی بل وصول کرنے والے محکمے، صوبائی محکمہ مواصلات و تعمیرات کے لئے ادائیگی کرتے ہیں۔ مرمت کا تخمینہ ٹوٹنے والی سڑکوں کی specificationاور رائج الوقت ریٹس کے مطابق لگایا جاتا ہے۔

لاہور تا جڑانوالہ روڈودیگر تفصیلات

*5269: چودھری ظہیر الدین خان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور تا جڑانوالہ روڈ جو جڑانوالہ تا موڑ کھنڈا دورویہ بن چکی ہے کی خستہ حالی سے عوام سخت پریشانی کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جڑانوالہ سے پھولنگر جاتے ہوئے موڑ کھنڈا بائی پاس انتہائی خستگی کا شکار ہو چکا ہے جس سے عوام سخت پریشانی میں مبتلا ہیں؟

(ج) کیا حکومت جلد از جلد مذکورہ سڑکوں کی مرمت کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جڑانوالہ تا موڑ کھنڈا روڈ کی کل لمبائی 33.56 کلو میٹر ہے۔اس کا حصہ از بچیکی تا لنڈیوالی زیر تکمیل ہے جس کو جون 2011 تک مکمل کر دیا جائے گا تاہم باقی سڑک کی دورویہ تعمیر مکمل ہو چکی ہے اور تسلی بخش ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ موڑ کھنڈا بائی پاس مرمت طلب ہے مگر اس کی حالت اتنی خراب نہ ہے جو عوام کے لئے پریشانی کا باعث ہو، تاہم وقتاً فوقتاً پیچ ورک کا کام جاری رہتا ہے۔

(ج) جی ہاں! موڑ کھنڈا بائی پاس کی مرمت کے لئے فنڈز اس سال کے ریسر فیسنگ پروگرام میں شامل کیا ہوا ہے۔فنڈز کی دستیابی پر اس کی ریسر فیسنگ کر دی جائے گی۔

سیالکوٹ تا وزیر آباد سڑک کی تفصیلات

*5278: جناب علی حیدر نور خان نیازی: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سیالکوٹ تا وزیرآباد سڑک جو ابھی مکمل بھی نہیں ہوئی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سڑک کے درمیان گرین بیلٹ نہ ہونے کی وجہ سے ہر روز کوئی نہ کوئی حادثہ رونما ہوتا رہتا ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ سڑک کے درمیان گرین بیلٹ فوری بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سیالکوٹ وزیرآباد روڈ جس کی تعمیر کا کام میسرز حسنین کو ٹیکس کو الاٹ ہوا تھا، کام کی تعمیر میں تاخیر پر کمپنی کو ڈیفالٹر قرار دے دیا گیا اور سڑک کا بقایا کام FWO کو الاٹ ہوا ہے۔ سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار نہ ہے۔

(ب) سڑک کے درمیان گرین بیلٹ وزیرآباد تا سمبڑیال مکمل ہے تاہم سمبڑیال تا سیالکوٹ زیر تعمیر ہے۔ مگر اس پر موجود یوٹرنز کا غلط استعمال حادثات کا باعث ہے۔

(ج) مذکورہ بالا گرین بیلٹ کا بقایا کام فروری 2011 کے آخر تک مکمل ہو جائے گا۔

وہاڑی، محکمہ ہائی وے کو فراہم کی گئی رقم و دیگر تفصیلات

*5295: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) وہاڑی میں سال 09۔2008 اور 10۔2009 کے دوران کتنی رقم سالانہ محکمہ ہائی وے کو فراہم کی گئی؟

(ب) کتنی رقم کس کس سڑک کی تعمیر پر خرچ ہوئی ان سڑکوں کے نام، تخمینہ لاگت اور لمبائی بتائیں؟

(ج) ان سڑکوں کی تعمیر کس کس کمپنی / فرم سے کروائی گئی ان کے نام بتائیں؟

(د) ان سڑکوں کی تعمیر کے دوران کس کس سڑک میں ناقص مٹیریل کے استعمال کی شکایت وصول ہوئی، ان سڑکوں کے نام بتائیں؟

(ہ) اس ناقص مٹیریل کی تحقیقات کس کس لیبارٹری سے کروائی گئی اور اس کے ذمہ دار کون کون ٹھہرے اور ان کے خلاف کیا کیا ایکشن لیا گیا؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس ضمن میں تحریر ہے کہ وہاڑی میں مالی سال09-2008 میں سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت 857.331 ملین روپے فراہم کئے گئے جن میں سے پچھلے سال / سالوں سے جاری شدہ پانچ سکیموں کی مد میں759.346 ملین روپے،ایک نئی سکیم کے50.000 ملین روپے اورایم پی اے صاحبان کی تجویز کردہFour Sector Programme کی سترہ سکیموں کے 47.985 ملین روپے کے فنڈز فراہم کئے گئے جبکہ مالی سال10-2009 میں سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت520.722 ملین روپے فراہم کئے گئے جن میں سے پچھلے سال / سالوں سے جاری شدہ22 سکیموں کے لئے444.237 ملین روپے، سپلیمنٹری گرانٹ کے تحت سکیموں کے لئے55.000 ملین روپے فنڈز فراہم کئے گئے اور ساؤتھرن پنجاب ڈویلپمنٹ پروگرام کے تحت21.485 ملین روپے فنڈز مہیا کئے گئے۔

(ب) مالی سال09-2008اور10-2009 وہاڑی میں محکمہ صوبائی شاہرات کے تحت تعمیر ہونے والی سڑکات کی تفصیلات اخراجات تخمینہ لاگت، لمبائی اور تعمیراتی فرموں کے نام ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

(ج) اس مد میں تحریر ہے کہ سڑکوں کی تعمیر جس کمپنی / فرم سے کروائی گئی ان کے نام ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

(د) محکمہ ہذا کی جملہ سڑکات ہائی وےspecification کے عین مطابق تعمیر کی گئی ہیں تاحال کسی بھی سڑک کے بارے میں کسی قسم کی کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(ہ) ناقص مٹیریل کے استعمال کی کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔محکمہ نے اپنے طور پر مندرجہ ذیل سڑکوں کو روڈ ریسرچ اور مٹیریل ٹیسٹنگ انسٹیٹیوٹ سے چیک کرایا اور اس رپورٹ میں جن نقائص کی نشاندہی کی گئی وہ ٹھیکیداروں سے ایگریمنٹ کے مطابق ٹھیک کروائے گئے۔تاہم چونکہ نقائص معمولی نوعیت کے تھے جس سے سڑکات کی stabilityاور serviceability پر فرق نہیں آتا تھا اس لئے کسی بھی آفیسر / ملازم کے خلاف انضباطی کارروائی عمل میں نہ لائی گئی۔

I- کشادگی و بہتری وہاڑی حاصل پور روڈ (سیکشن وہاڑی تا ہیڈ اسلام ضلع وہاڑی)

II- کشادگی و بہتری وہاڑی ٹبہ سلطان پور روڈ ضلع وہاڑی

III- کشادگی و بہتری وہاڑی ٹبہ سلطان پور مخدوم رشید روڈ ضلع وہاڑی

IV- کشادگی و بہتری روڈ میلسی تا خیر پور ٹامے والی لمبائی 30.5km لمبائی 12.84 km

V- ریماڈلنگ / ڈویلپمنٹ دورویہ سڑک اندریں شہری علاقہ بورے والا کلومیٹر 555.23 تا 557.25 لمبائی 4.02 کلومیٹر وہاڑی

وہاڑی، سڑکوں کی صورتحال کی تفصیلات

*5296: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) وہاڑی میں محکمہ ہائی وے کی کون کون سی سڑکیں ٹوٹ پھوٹ چکی ہے؟

(ب) ان سڑکوں کی سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران مرمت پر کتنی رقم سالانہ خرچ ہوئی، ان سڑکوں کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ج) جن سڑکوں کی حالت خراب ہے، ان کی مرمت یا از سر نو تعمیر کروانے میں کیا امر مانع ہے؟

(د) کیا حکومت ان سڑکوں کی جلد از جلد بحالی کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع وہاڑی میں محکمہ صوبائی شاہرات کے تحت جملہ سڑکات بہتر حالت میں ہیں۔ کوئی بھی سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار نہ ہے۔

(ب) ان سڑکوں پر مالی سال 2008-09 میں سالانہ مرمت کی مد میں 12.394 ملین روپے سپیشل مرمت کی مد میں 1.538 ملین روپے اور ریسر فیسنگ کی مد میں 16.330 ملین روپے خرچ ہوئے۔

سالانہ مرمت، سپیشل مرمت، ریسر فیسنگ کی مد میں مالی سال 2008-09 خرچ کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام سڑک / لمبائی	سالانہ مرمت	سپیشل مرمت	ریسر فیسنگ
1	لاہور قصور کھڈیاں ودیپالپور وہاڑی ملتان روڈ لمبائی 42.24 کلومیٹر ضلع وہاڑی	3.925	—	—
2	لڈن اسلام ہیڈورکس کلومیٹر نمبر 18.00 تا 35.45 ضلع وہاڑی	0.576	0.120	4.438
3	جھنگ ٹی ٹی سنگھ چیچہ وطنی بورے والا روڈ، کلومیٹر 84.52 تا 139.06 کلومیٹر ضلع وہاڑی	1.510	---	0.845

4	ٹبہ سلطان پور میلسی خیرپور ٹامیوالی کلومیٹر نمبر 0.00تا47.26ضلع وہاڑی	2.903	0.548	2.188
5	بورے والا تا کمانڈ کلومیٹر نمبر0.00تا17.00 ضلع وہاڑی	1.129	---	---
6	وہاڑی میلسی کہروڑپکا لودھراں روڈ کلومیٹر نمبر 0.00تا54.58ضلع وہاڑی	2.351	0.870	8.859

مالی سال2009-10میں سالانہ مرمت کی مد میں2.929ملین روپے سپیشل مرمت میں 0.500ملین روپے اور ریسر فیسنگ کی مد میں کوئی خرچہ نہ ہوا ہے۔

سالانہ مرمت، سپیشل مرمت، ریسر فیسنگ کی مد میں مالی سال2009-10 خرچ کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام سڑک / لمبائی	سالانہ مرمت	سپیشل مرمت	ریسر فیسنگ
1	لاہور قصور کھڈیاں دیپالپور وہاڑی ملتان روڈ لمبائی52.54کلومیٹر ضلع وہاڑی / پاکپتن	1.000	---	---
2	جھنگ ٹی ٹی سنگھ چیچہ وطنی بورے والا روڈ، کلومیٹر91.94تا139.06کلومیٹر سیکشن ضلع وہاڑی	0.250	---	---
3	ٹبہ سلطان پور میلسی خیرپور ٹامیوالی کلومیٹر نمبر0.00تا34.42ضلع وہاڑی	0.300	---	---
4	بورے والا تا کمانڈ کلومیٹر نمبر0.00تا17.00 ضلع وہاڑی	1.065	0.500	---
5	وہاڑی میلسی کہروڑپکا لودھراں روڈ کلومیٹر نمبر0.00تا54.58ضلع وہاڑی	0.314	---	---

(ج) پراونشل ہائی وے ڈویژن ساہیوال کے زیر انتظام سڑکوں کی حالت بہتر رکھنے کے لئے اس کی مسلسل دیکھ بھال کی جاتی ہے اور دستیاب وسائل میں ان کو maintain کیا جاتا ہے۔

(د) اس وقت ضلع وہاڑی میں محکمہ پراونشل ہائی وے کی تمام شاہرات اچھی حالت میں ہیں ان کی مسلسل دیکھ بھال کی جارہی ہے۔

لاہور گوجرانوالہ روڈ اور سیالکوٹ ڈسکہ روڈ کی تعمیر اور دیگر تفصیلات

*5685: محترمہ دیبا مرزا: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور گوجرانوالہ روڈ عرصہ ڈیڑھ سال سے زیر تعمیر ہے اس کی منظوری کب ہوئی اور یہ کب تک مکمل ہو گی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے 2008 میں لاہور روڈ گوجرانوالہ سے سیالکوٹ تک دورویہ تعمیر کرنے کی منظوری دی تھی، یہ سڑک کن مراحل میں ہے، آگاہ کریں؟

(ج) گوجرانوالہ سے سیالکوٹ اور ڈسکہ سیالکوٹ سنگل روڈ کی تعمیر کب تک شروع کر دی جائے گی، آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) لاہور گوجرانوالہ روڈ نیشنل ہائی وے اتھارٹی کے زیر کنٹرول ہے اس لئے یہ سوال صوبائی محکمہ مواصلات و تعمیرات کے متعلقہ نہ ہے۔

(ب) گوجرانوالہ سیالکوٹ روڈ بشمول شرقی بائی پاس گوجرانوالہ کی منظوری مالی سال 09-2008 (05-2009) میں ہوئی۔ یہ سڑک دورویہ بنائی جارہی ہے یہ کام میسرز FWO کو جون 2009 میں الاٹ کر دیا گیا اور یہ سڑک تین حصوں میں بن رہی ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:-

1۔ شرقی بائی پاس کی لمبائی 14.25Km ہے۔
2۔ گوجرانوالہ ڈسکہ کی لمبائی 21.87 کلومیٹر ہے۔
3۔ ڈسکہ تا سیالکوٹ کی لمبائی 27.50 کلومیٹر ہے۔

مندرجہ بالا تمام حصوں پر کام جاری ہے۔

(ج) گوجرانوالہ سیالکوٹ براستہ ڈسکہ دورویہ سڑک کی تعمیر جون 2009 سے شروع ہے۔

ضلع سیالکوٹ میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*5686: محترمہ دیبا مرزا: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سیالکوٹ میں محکمہ مواصلات و تعمیرات میں گریڈ 11 اور اوپر کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں، کتنی خالی اور کتنی پر ہیں؟

(ب) ان ملازمین پر سالانہ کتنی رقم تنخواہوں اور ٹی اے / ڈی اے کی مد میں خرچ کی جارہی ہے؟

(ج) کن کن ملازمین کے پاس سرکاری گاڑیاں ہیں ان ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور تعلیمی قابلیت بیان فرمائیں؟

(د) ان گاڑیوں کے نمبرز اور ماڈل بتائیں نیز ان گاڑیوں پر سالانہ کتنی رقم مرمت اور ڈیزل / پٹرول پر خرچ ہوتی ہے؟

(ہ) مالی سال08-2007 اور09-2008 کے دوران ضلع سیالکوٹ میں محکمہ مواصلات و تعمیرات کو کتنی رقم سالانہ کس کس مد میں فراہم کی گئی؟

(و) ان سالوں کے دوران کتنی رقم کن کن سڑکوں کی مرمت کے لئے فراہم کی گئی اور جن سڑکوں کی از سر نو تعمیر شروع ہوئی، ان کے نام، لمبائی اور خرچ کردہ رقم کی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ دی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پراونشل ہائی وے ڈویژن سیالکوٹ کے تحت گریڈ11 اور اس سے اوپر کی منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ایگزیکٹو انجینئر گریڈ18	1=
سب ڈویژنل آفیسر گریڈ17	2=
ڈویژنل اکاؤنٹس آفیسر گریڈ17	1=
ہیڈ کلرک گریڈ14	1=
ہیڈ ڈرافٹسمین گریڈ13	1=
سٹینو گرافر گریڈ12	1=
سب انجینئر گریڈ11	6=
ڈرافٹسمین گریڈ11	2=
ٹوٹل	15=

ان پندرہ اسامیوں میں ڈرافٹسمین کی ایک پوسٹ خالی ہے۔

(ب) ان افراد کی سالانہ تنخواہوں کا خرچہ تقریباً18 لاکھ روپے اور ٹی اے / ڈی اے کا خرچہ تقریباً ایک لاکھ روپے ہوتا ہے۔

(ج) جن ملازمین کے پاس سرکاری گاڑیاں ہیں ان کی تفصیل یوں ہے۔

نام	عہدہ	گریڈ	تعلیمی قابلیت
سعید احمد	ایگزیکٹو انجینئر	18	بی ایس سی انجینئر
عطا محمد	ایس ڈی او	17	بی ایس سی انجینئر
سرمد اختر	ایس ڈی او	17	بی ایس سی انجینئر

(د) ان گاڑیوں کے نمبر، ماڈل اور سالانہ خرچہ کی تفصیل ذیل ہے۔

گاڑی نمبر	ماڈل	سالانہ خرچہ
STV941	سوزوکی2006	0.450ملین روپے

STS695	سوزوکی2005	0.400ملین روپے
LXH7422	سوزوکی1998	0.400ملین روپے

(ہ) بابت سال08۔2007 میں ترقیاتی کاموں کے لئے ضلع سیالکوٹ کو749.66ملین روپے اور09۔2008 میں696.518ملین روپے اور برائے مرمت سڑکات بالترتیب12.76 ملین روپے اور18.85ملین روپے فنڈز جاری کئے گئے۔

(و) سڑکوں کی تعمیر پر برائے سال08۔2007 میں675.028ملین روپے اور09۔2008 میں572.827ملین روپے اور اسی طرح مرمت پر12.76ملین روپے اور18.85ملین روپے خرچ ہوئے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

بہاولنگر، سڑک کی تعمیر کا مسئلہ

*5732: محترمہ ثمینہ نوید(ایڈووکیٹ): کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ کالج برائے خواتین، کمرشل کالج اور گورنمنٹ بوائز کالج بہاولنگر تک سڑک کی حالت ناگفتہ بہ ہے؟

(ب) مذکورہ سڑک کی چوڑائی محکمہ کے ریکارڈ کے مطابق کتنی ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ سڑک کی تعمیر کب تک مکمل کرے گی اور تاخیر کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) درست ہے۔ گورنمنٹ کالج برائے خواتین، کمرشل کالج اور گورنمنٹ بوائز کالج بہاولنگر تک کی سڑک، منصوبہ توسیع مرمت سڑک بہاولنگر شہر تا چشتیاں کا حصہ ہے جو کہ اس وقت زیر تعمیر ہے۔ ٹھیکیدار کو18کلو میٹر لمبائی (گروپ۔IV) بشمول یہ حصہ الاٹ شدہ ہے۔ جس میں سے16کلو میٹر لمبائی میں کارپٹ کی پہلی تہہ بچھادی گئی ہے۔ باقی دو کلو میٹر کا کچھ حصہ جو کہ ان کالجز کے سامنے ہے وہاں پر پتھر ڈالنے(base course)کا کام تیزی سے جاری ہے اور ایک ماہ کے عرصہ میں اس پر بھی کارپٹ کی تہہ بچھادی جائے گی۔

(ب) مجوزہ سڑک کی پختہ چوڑائی32فٹ ہے، جس میں24فٹ کارپٹ روڈ ہوگی اور بقایا دونوں اطراف پر4فٹ چوڑے پختہ شورلڈرز ہوں گے۔

(ج) مالی سال10-2009 میں اس منصوبہ کے لئے مبلغ151.369 ملین فنڈز مہیا کئے گئے تھے جو کہ مکمل طور پر خرچ ہو گئے تھے۔ فنڈز کی کمی کی وجہ سے سڑک کا کام مقررہ وقت میں مکمل نہ ہو سکا۔ اس مالی سال(11-2010) میں اس سڑک کے لئے مبلغ 281 ملین روپے مہیا کئے جا چکے ہیں۔ موقع پر تیزی کے ساتھ کام جاری ہے اور یہ گروپ 2011-06-30 تک مکمل کر لیا جائے گا۔

لاہور شرقپور روڈ کی تعمیر کی تفصیلات

*5833: جناب عبدالوحید چودھری: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور شرقپور روڈ32 کلومیٹر دورویہ سڑک کا ٹھیکہ کب، کس کمپنی کو دیا گیا؟

(ب) اس سڑک کی تکمیل کے لئے کتنی مدت درکار تھی اور کتنی مرتبہ دورانیہ بڑھایا گیا؟

(ج) بروقت منصوبہ مکمل نہ ہونے پر مزید کتنے اخراجات بڑھے، اس کا کون ذمہ دار ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ شرقپور چوک میں ہائی وے کی سرکاری زمین پر قبضہ گروپ کے لوگوں نے ناجائز دکانیں تعمیر کر رکھی ہیں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ شرقپور چوک کا توسیعی منصوبہ as per approvals متعلقہ افسران اور قبضہ گروپ کی ملی بھگت سے ملتوی کر دیا گیا؟

(و) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت شرقپور چوک کی توسیع اور سڑک کی بروقت تکمیل نہ کرنے پر ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) لاہور۔ شرقپور روڈ32 کلومیٹر دورویہ سڑک کا کام تین گروپوں میں درج ذیل ٹھیکیداروں کو دیا گیا۔

گروپ1۔ کلومیٹر 14 تا کلومیٹر 31 (17 کلومیٹر) کا کام میسرز سرور اینڈ کمپنی کو مورخہ 08-09-22 کو دیا گیا ہے۔

گروپ2۔ کلومیٹر نمبر31 تا کلومیٹر نمبر46 (15 کلومیٹر) کا کام میسرز خالد رؤف اینڈ کمپنی کو 08-10-14 کو دیا گیا ہے۔

گروپ3۔ڈیگ نالہ پر برج بنانے کا کام میسرز روف خالد اینڈ کمپنی کو مورخہ10۔01۔25 کو دیا گیا ہے۔

(ب) اس سڑک کی مدت تکمیل ایک سال تھی جو مورخہ 2009۔10۔13 کو مکمل ہونا تھی لیکن فنڈز کی کم دستیابی کی وجہ سے ٹھیکیداروں کی مدت تکمیل ایک دفعہ بڑھائی گئی ہے اور فنڈز کی کمی کی وجہ سے ٹھیکیداروں کی مدت تکمیل مزید بڑھانی پڑے گی۔

(ج) زیر تکمیل منصوبے پر ایگریمنٹ کی کلاز55 کے تحت اخراجات میں کمی یا بیشی کا صحیح تخمینہ منصوبہ کے مکمل ہونے کے بعد ہی لگایا جاسکے گا اور اس اضافہ کا کوئی اہلکار یا ٹھیکیدار ذمہ دار نہ ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے۔شرقپور چوک میں پنجاب ہائی وے کی سرکاری زمین پر کسی کا ناجائز قبضہ نہ ہے۔

(ہ) یہ درست نہ ہے۔شرقپور چوک کا توسیعی منصوبہ منظوری کے مطابق سرکاری زمین پر ہی تعمیر ہوگا۔

(و) سڑک کی بروقت تکمیل فنڈز کی کم دستیابی کی وجہ سے نہ ہوئی ہے جس کے لئے نہ ہی ٹھیکیدار اور نہ ہی کوئی اہلکار ذمہ دار ہے۔

ضلع رحیم یار خان، سڑکوں کی تعمیر کی تفصیلات

*5952: محترمہ زیب جعفر: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سال07-2006 سے اب تک ضلع رحیم یار خان میں کتنی اور کون کون سی روڈز تعمیر کی گئیں،ان پر کتنی رقم خرچ ہوئی، سال وار تفصیل بتائی جائے؟

(ب) ان میں کتنی سڑکیں مکمل ہوئیں اور کتنی نامکمل چھوڑ دی گئیں،اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سال 07۔2006 سے اب تک ضلع رحیم یار خان میں صوبائی محکمہ شاہرات پنجاب کے زیر نگرانی جو سڑکیں تعمیر کی گئیں اور ان پر جتنی رقم خرچ ہوئی کی سال وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مندرجہ ذیل سڑکیں فنڈز کی مکمل دستیابی نہ ہونے کی وجہ سے مکمل نہ ہو سکی ہیں جو کہ بالترتیب مالی سال 11-2010 اور 12-2011 میں فنڈز آنے پر مکمل ہو جائیں گی۔

I۔ کشادگی و اصلاح شاہی روڈ از جیٹھ بھٹہ تا چوک بہادر پور۔

II۔ کشادگی و اصلاح مین لنک روڈ اقبال آباد (موٹروے) KLP روڈ تا تھلی چوک۔

پی پی-250، روجھان تا میراں پور روڈ کی مرمت و دیگر تفصیلات

*5956: سردار عاطف حسین مزاری: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع راجن پور، پی پی-250 میں روجھان تا میراں پور روڈ اور بنگلا اچھا تا مزاری مائنر روڈ کب کتنی لاگت سے بنائی گئیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ روڈز مکمل طور پر ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں؟

(ج) مذکورہ روڈز کی آخری مرتبہ کب مرمت کرائی گئی اور اس پر کتنا خرچہ آیا؟

(د) کیا حکومت مذکورہ روڈز کی از سر نو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) مذکورہ سڑکات بالترتیب 85-1984 اور 04-2003 میں تعمیر کی گئی تھیں اور ان کی لاگت مبلغ 60 لاکھ روپے اور 75 لاکھ روپے تھی۔

(ب) درست ہے۔ دونوں سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔

(ج) سڑک از روجھان تا میراں لمبائی 5.2 کلومیٹر جب سے تعمیر ہوئی ہے اس کی مرمت نہ ہوئی ہے، نہ ہی مرمت کی مد میں کوئی خرچہ کیا گیا ہے۔ جبکہ سڑک بنگلہ اچھا تا مزاری مائنر، لمبائی 2.50 کلومیٹر ضلعی حکومت راجن پور کے زیر انتظام ہے اور اس کی مرمت و خرچہ کی بابت ضلعی حکومت راجن پور سے پوچھنا مناسب ہوگا۔

(د) سڑک از روجھان فلڈ بند تا میراں پور براستہ ڈیرہ دلدار سیلاب کی وجہ سے بری طرح ٹوٹ پھوٹ گئی ہے۔ اس کی درستی / بحالی کے لئے ٹینڈرز ماہ فروری میں پنجاب ہائی وے ڈیپارٹمنٹ نے منظور کر لیا تھا اور موقع پر مرمت کا کام جاری ہے جبکہ سڑک از بنگلہ اچھا تا مزاری مائنر کی مرمت کے بابت ضلعی حکومت راجن پور سے تفصیل لی جا سکتی ہے۔

پی پی-252 مظفر گڑھ، بائی پاسز کی تعداد و تفصیل

*6331: ملک بلال احمد کھر: کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی-252 مظفر گڑھ میں پراونشل ہائی وے نے ایک نیا بائی پاس فاطمہ شوگر ملز تا شیخ عمر تونسہ بائی پاس کوٹ ادو بنایا ہے اگر ہاں تو اس پر کتنی رقم خرچ ہوئی ہے اور کیا یہ مکمل ہو گیا ہے؟

(ب) کیا سانواں کوٹ ادو نیا بائی پاس مکمل ہو گیا ہے اور کیا یہ عوام کے استعمال کے لئے کھول دیا گیا ہے اگر نہیں تو اس کی کیا وجہ ہے اور کب تک اس کو مکمل کر کے عوام کے استعمال کے لئے کھول دیا جائے گا؟

(ج) کیا مذکورہ بائی پاس میں جن کاشتکاروں کی زمین آئی تھی اور اس کا معاوضہ حکومت نے رکھا تھا وہ لوگوں کو مل گیا ہے اگر مل گیا ہے تو کیا وجہ ہے کہ یہ بائی پاس ابھی تک مکمل نہیں ہوا اور رفاہ عامہ کے لئے نہیں کھولا جا سکا؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ شاہرات پنجاب نے مذکورہ بائی پاس کی تعمیر کا کام شروع کیا تھا جو کہ 12 کلو میٹر لمبائی پر مشتمل تھا لیکن بوجہ رکاوٹ چند مقامی زمینداران منصوبہ مکمل نہ ہو سکا اور تقریباً 30.000 ملین روپے لاگت کا کام مکمل کیا جا سکا۔

(ب) مذکورہ بائی پاس کی تعمیر کے دوران چند مقامی زمینداروں نے رکاوٹ ڈالی اور زمین کا معاوضہ نہ ملنے تک کام کرنے سے روک دیا گیا محکمہ شاہرات پنجاب کی بھرپور کوشش کے باوجود ان زمینداروں نے بائی پاس کو مکمل نہ ہونے دیا جس کی بنا پر چیف انجینئر (ساؤتھ) نے ٹھیکیدار کی درخواست پر مورخہ 2008-01-09 کام کو فائنل کرنے کے احکامات جاری کر دیئے اور بائی پاس کی تقریباً 4.70 کلو میٹر لمبائی میں مختلف مقامات (reaches) پر کام نہ کیا جا سکا۔

(ج) یہ درست ہے کہ اس بائی پاس میں کاشتکاروں کی زمین آئی تھی اور اس سلسلے میں شوگر سیس فنڈز میں سے پنجاب حکومت کو 10.000 ملین فنڈ میسر کئے گئے مگر متعلقہ شوگر ملز نے عدالت عالیہ سے رجوع کیا کہ شوگر سیس کے فنڈز بغرض حصول اراضی خرچ نہیں کئے جا سکتے جس کو عدالت عالیہ نے منظور کرتے ہوئے شوگر ملز کے حق میں فیصلہ دیا اور فنڈز

بغرض حصول اراضی نہ ملنے کی وجہ سے منصوبہ مکمل نہ کیا جا سکا۔ گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق FMR سڑکوں کے لئے زمین کی قیمت ادا نہیں کی جا سکتی۔

جناب سپیکر: اب Call Attention Notices کا وقت شروع ہوتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ حکومتی ممبران اور وزراء کا فرض ہے کہ House کی کارروائی کو احسن انداز سے چلانے کے لئے وہ اپنا کردار ادا کریں۔ معزز خواتین ممبران حزب اقتدار سے گزارش ہے کہ ہم سب عزت دار لوگ ہیں، کسی کے گھر تک جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر کوئی کسی کی ذات پر حملہ کرے گا تو پھر اس کا جواب بھی اسی طریقے سے آئے گا۔ ہم سب یہاں پر عزت کے لئے آئے ہیں اور میری گزارش ہے کہ ہم سب کو ایک دوسرے کی عزت کا خیال رکھنا چاہئے۔

جناب سپیکر! آج سے چار دن پہلے میں نے یہاں House میں آ کر کہا تھا کہ محترم میاں نواز شریف صاحب کی طبیعت خراب ہے اس لئے ان کی صحت یابی کے لئے دعا کرائی جائے۔ آپ نے میری اس درخواست پر دعا نہیں کرائی لیکن اگلے دن (ن) لیگ کے کہنے پر آپ نے دعا کرا دی تھی۔

جناب سپیکر: نہیں، ہم سب نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت دے۔

قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف کو ایوان میں تقریر کرنے کے حوالے سے وقت کا پابند کرنے پر جناب سپیکر سے رولنگ کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں نے یہ کہا تھا کہ مولوی صاحب کو بلا کر میاں نواز شریف صاحب کی صحت یابی کے لئے دعا کرائی جائے۔ کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ صرف مسلم لیگ (ن) کا حق ہے کہ وہ میاں صاحب کے لئے دعا کرائیں؟ ہمارا بھی حق ہے کہ ہم ان کے لئے دعا کرائیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے اس دن میرے ساتھ زیادتی کی ہے۔ میری درخواست پر آپ نے وہ act نہیں کیا جو کہ اگلے دن مسلم لیگ (ن) کی درخواست پر آپ نے کیا ہے۔ دوسرا مجھے آپ سے اس

حوالے سے ruling چاہئے کہ کیا قائد حزب اختلاف اور قائد ایوان کو آپ وقت کے لئے پابند کر سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، میں اس کے متعلق بعد میں ruling دوں گا۔ میں اس بارے میں ruling reserve رکھتا ہوں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جی، بہتر ہے۔ جناب سپیکر! آج سے دو یا تین دن پہلے ایک ٹی وی چینل "کوہ نور" کے دفتر کو گرا دیا گیا ہے۔ اس چینل نے حکومت پنجاب کے خلاف خبر چلائی تھی جس کی پاداش میں اس کے دفتر کو کرین سے گرا دیا گیا ہے۔ (شیم، شیم)

جناب سپیکر! کچھ عرصہ پہلے حکومت پنجاب کی طرف سے جو پلازے گرائے گئے اس ٹی وی چینل نے وہ بھی دکھائے تھے جس کی سزا کے طور پر اس کے دفتر کو گرا دیا گیا ہے۔ یہاں پر جس طرح میری آواز کو دبانے کی کوشش کی گئی اسی طرح اب مسلم لیگ (ن) کے قائدین میڈیا کی آواز کو بھی دبانا چاہتے ہیں۔ میں ان سے یہ گزارش کروں گا کہ آپ اس میں کسی بھی صورت کامیاب نہیں ہوں گے۔ آپ اس طرح سے میڈیا کی آواز دبانے کی کوشش نہ کریں کیونکہ آپ نے پانچ سال جمہوریت کی مضبوطی کے لئے، جمہوریت کی کامیابی کے لئے کوشش کی ہے۔ آپ لوٹا کریسی کے خلاف اور میڈیا کی آزادی کے لئے پانچ سال تک جدوجہد کرتے رہے ہیں لیکن آج آپ نے لوٹا کریسی شروع کر دی ہے اور میڈیا پر بھی حملے کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ (شیم، شیم)

جناب سپیکر! کل تک آپ کو یہ سب چیزیں بہت بُری لگتی تھیں اور کل تک آپ ان چیزوں کے خلاف تھے۔ کل تک آپ کہتے تھے کہ ہم جمہوریت کے لئے لڑیں گے، جمہوریت کے لئے مریں گے اور جمہوریت کے لئے جو بھی قربانی دینا پڑی وہ دیں گے لیکن آج افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آپ جمہوریت کے بالکل خلاف لوٹوں کو گلے میں ڈال کر بیٹھے ہوئے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے لوٹے" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر! اس صوبے میں good governance کا نعرہ لگایا گیا لیکن سارے کام اس کے برعکس ہو رہے ہیں۔ میں سارے House کی توجہ چاہوں گا کہ یکم دسمبر 2010 کو ایک Police Promotion Board بنایا گیا جس میں چار پولیس کے senior officers اور دو چیف سیکرٹری صاحب کے نمائندے شامل تھے۔ اس بورڈ نے DSPs کی promotion کے case کا بغور جائزہ لیا اور اپنی میٹنگ میں انہوں نے 36 لوگوں کو promotion دینے کے لئے recommend کیا۔ اس بورڈ

کی recommendations کے ساتھ یہ promotion cases وزیر اعلیٰ صاحب کو منظوری کے لئے بھجوایا گیا۔ اس Promotion Board نے رانا مقبول کے بھائی اور سابق چیف سیکرٹری کے سالے کو promotion نہ دینے کی سفارش کی تھی یعنی ان دونوں کے promotion cases کو reject کیا تھا۔ مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ان دونوں کی وجہ سے وزیر اعلیٰ نے بورڈ کی طرف سے سفارش کردہ چھتیس DSPs کے promotion cases کو reject کر دیا۔ پاکستان کی تاریخ میں آج تک ایسا نہیں ہوا کہ Promotion Board کے سفارش کردہ نام reject کر دیئے جائیں۔ موجودہ وزیر اعلیٰ صاحب نے صرف ان دو لوگوں کو نوازنے کے لئے اس بورڈ کی ساری سفارشات کو reject کر دیا۔ کیا یہ good governance ہے؟ ہمیں روزانہ لیکچر دیا جاتا ہے۔ جب مسلم لیگ (ن) کے ایم پی اے اور وزراء جاتے ہیں تو ان کو merit کی بات سنائی جاتی ہے۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ merit اب کہاں ہے؟ آج سے تین چار مہینے پہلے لاء منسٹر صاحب اور وزیر اعلیٰ صاحب کے سیکرٹری کا نام بھی اخباروں میں آ رہا ہے کہ اُس وقت کے چیف جسٹس لاہور ہائیکورٹ خواجہ محمد شریف پر فلاں فلاں وفاقی وزراء قاتلانہ حملہ کرانا چاہتے ہیں۔ اُس کے بعد وفاقی حکومت نے اُس خبر پر ایک کمیشن قائم کیا جس کے سربراہ بلوچستان ہائیکورٹ کے چیف جسٹس تھے اور لاہور ہائیکورٹ کے دو معزز جج صاحبان اُس کمیشن کے ممبر تھے۔ اُس کمیشن نے اپنی رپورٹ فائنل کی ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"وہ رپورٹ ہمارے پاس بھی ہے" کی آوازیں)

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! اگر قائد حزب اختلاف کو بولنے نہیں دیا جائے گا تو پھر ہم قائد حزب اقتدار کو بھی نہیں بولنے دیں گے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ جی، ملک صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں قائد حزب اختلاف اور آپ کی اجازت سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔ راجہ صاحب نے ایک بات کا آغاز کیا اور بڑے خوبصورت انداز میں بات کی جس کو سب لوگوں نے بڑے آرام سے سُنا۔ یقین کریں کہ یہاں سے بھی ضرور آواز آتی ہے لیکن زیادہ آواز اُس طرف سے آتی ہے۔ (قطع کلامیاں)

ذرا میری بات سُن لیں۔ ابھی راجہ صاحب آپ سے کہہ رہے تھے کہ آپ ان کو سمجھائیں لیکن اگر یہ خود اس پر پہلے عمل کر کے دکھائیں تو یہ ان کے لئے ہی اچھا ہو گا۔ ہم جیسے ان کی بات سُن رہے ہیں اِسی طرح

یہ ہماری بات سُننے کا بھی حوصلہ رکھیں اور ہمیں decorum of the House کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔ شکریہ

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ یہ بات دونوں طرف والے معزز ممبران کو سمجھنی چاہئے۔ جی، راجہ صاحب!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں لاء منسٹر صاحب کی توجہ چاہوں گا یہ اُس کمیشن کی رپورٹ ہے۔اس رپورٹ کے آخر میں وہ کہتا ہے کہ:

> When Secretary has gone to discuss the highly sensitive matter regarding releasing of a media report which even at that time was doubted by all concerned. Secretary is acts in haste displayed immaturity and appears to have been politicking the competent authority may therefore not to post him on a sensitive post and may also consider to initiate disciplinary action against him.

جب یہ رپورٹ آ گئی کہ ڈاکٹر توقیر کو کسی sensitive post پر نہیں لگانا چاہئے، یہ immature ہے، یہ responsible نہیں۔اس کے بعد کیالاء منسٹر صاحب اس ایوان کو ensure کرائیں گے کہ وزیر اعلیٰ صاحب کے سیکرٹری ڈاکٹر توقیر کو وہاں سے ہٹادیا جائے گا؟ اس پر لاء منسٹر صاحب حکومت کے مؤقف کے بارے میں بتادیں اس کے بعد میں پھر بات کروں گا۔

جناب سپیکر: Call Attention Notices کا ٹائم ختم ہو گیا ہے۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: اب تحاریک استحقاق کا وقت شروع ہوتا ہے۔ جی، چودھری صاحب!

ایف آئی اے کی جانب سے معزز ممبر اسمبلی چودھری مونس الٰہی کی گرفتاری کی تحریری اطلاع بروقت جناب سپیکر کو ارسال نہ کرنا

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک انتہائی اہم معاملہ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔اس سے نہ صرف ہمارا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ اس

معزز ایوان کا اجلاس جو مورخہ 11-مارچ سے شروع ہے اس دوران ایک انتہائی واقعہ رونما ہوا۔ مورخہ 17-03-2011 کو ممبر پنجاب اسمبلی جناب مونس الہیٰ کو ایف آئی اے نے گرفتار کر لیا۔ گرفتاری کے محرکات اور مقدمہ کے میرٹ پر بحث میں جائے بغیر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ایف آئی اے کا یہ اقدام بدنیتی پر مبنی ہے۔ مونس الہیٰ صاحب کو ایک جھوٹے اور بے بنیاد مقدمے میں ملوث کیا گیا۔ ایف آئی اے کی بدنیتی اور غیر قانونی کارروائی کا یہ عالم ہے کہ انہوں نے سپیکر پنجاب اسمبلی کو بھی گرفتاری کی اطلاع نہ دی۔ دوران اجلاس سپیکر اسمبلی کو بتائے بغیر کسی بھی ممبر اسمبلی کی اس طرح سے گرفتاری اسمبلی کی توہین ہے اس سے نہ صرف ہمارا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ استدعا ہے کہ ہماری اس تحریک کو استحقاقات کمیٹی کے سپرد فرمایا جائے اور تین دن کے اندر رپورٹ طلب کی جائے۔

مزید برآں ان تمام افراد کے خلاف کارروائی کی جائے جنہوں نے اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح کیا ہے۔ اس ضمن میں ایف آئی اے کے ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل ظفر قریشی کا مرکزی کردار ہے۔ اس افسر کو طلب کیا جائے تاکہ آئندہ کسی افسر کو اس ایوان کا استحقاق مجروح کرنے کی جرأت نہ ہو۔ اس تحریک استحقاق پر میری پارٹی کے سب لوگوں کے دستخط ہیں۔ آپ نے اسی طرح کی ایک اور تحریک استحقاق پہلے بھی کمیٹی کے سپرد کی ہوئی ہے میری استدعا ہے کہ میری اس تحریک استحقاق کو بھی اُس تحریک استحقاق کے ساتھ منسلک کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جو Privilege Committee already question کو move ہو چکا ہے اُس پر جب Privilege Committee غور کرے گی تو اگر چودھری صاحب اُس دوران اس تحریک کو پیش کرنا چاہیں پھر تو کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن اگر انہوں نے اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنا ہے تو پھر اس کی کاپی مجھے دے دیں، میں اس کا جواب آنے کے بعد کچھ عرض کر سکوں گا۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں نے آپ کی اجازت سے اس تحریک استحقاق کی کاپی لاء منسٹر صاحب کو بھیج دی ہے۔ آپ نے اس معاملے پر suo motu action لے کر روایت کے طور پر ایک نہایت ہی اچھا اور اعلیٰ قدم رقم کیا ہے۔ ہماری طرف سے یہ آپ کی مہربانی کی ایک باقاعدہ recognition بھی ہے اور گورنمنٹ سے میری یہ استدعا ہے کہ اس کو oppose نہ کیا جائے۔ میں

نے اس تحریک استحقاق کی کاپی لاء منسٹر صاحب کو بھجوا دی ہے، یہ جب چاہیں اس کا جواب دے سکتے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ایوان میں a question of privilege اُٹھایا گیا، آپ نے اُس question کو already Privileges Committee کے سپرد کر دیا ہے۔ اب آپ اس کو re-refer نہیں کر سکتے، میری سمجھ یہی ہے باقی اس پر آپ جو مناسب سمجھیں، ruling فرما دیں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! جمعرات تک اس تحریک استحقاق کا جواب منگوا لیتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ٹھیک ہے اس تحریک استحقاق کو جمعرات تک pending فرما لیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! مجھے پتا تھا کہ سابقہ چیف جسٹس خواجہ محمد شریف صاحب پر قاتلانہ حملے کے حوالے سے وفاقی حکومت کی طرف سے بنائے گئے کمیشن کی رپورٹ کا لاء منسٹر صاحب نے جواب نہیں دینا اور مجھے یہ بھی یقین ہے کہ ہائیکورٹ کے ججوں نے اس پر انکوائری کر کے جو رپورٹ دی ہے یہ اس پر عمل نہیں کریں گے کیونکہ یہ ہمیں تو کہتے ہیں کہ آپ عدلیہ کے فیصلوں پر عمل نہیں کرتے لیکن یہ اللہ کا فضل ہے کہ انہیں اعزاز حاصل ہے کہ انہوں نے سپریم کورٹ پر حملہ بھی کیا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "شیم، شیم" کی نعرہ بازی)

اب اُس کمیشن کی رپورٹ کے آنے کے بعد کوئی اخلاقی جواز نہیں رہ جاتا کہ ڈاکٹر توقیر کو وزیر اعلیٰ صاحب کے سیکرٹری جیسی sensitive post پر لگائے رکھا جائے اور اُس کمیشن کے سربراہ چیف جسٹس بلوچستان ہائیکورٹ ہیں اور لاہور ہائیکورٹ کے دو معزز جج صاحبان اُس کمیشن کے ممبر ہیں اور اب یہ اس کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ دوسری طرف آج کے اخبار میں آیا ہے کہ بچوں کو جو کتابیں امتحان کے بعد دینی ہیں اس دفعہ وہ چھپ ہی نہیں رہیں جو اس مہینے میں مکمل ہو چکی ہوتی تھیں لیکن حکومت نے ابھی تک اس پر کام ہی شروع نہیں کیا۔ اخبار نے دعوے سے لکھا ہے کہ بچوں کو جو مفت کتابیں ملتی تھیں وہ اس سال نہیں ملیں گی۔ پاکستان پیپلز پارٹی سرائیکی صوبے کو اپنے منشور میں شامل کرنے جا رہی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

آج کل قبضہ مافیا بہت سرگرم ہے ان میں مختلف محکموں کے ملازمین اور کچھ مسلم لیگ کے قائدین شامل ہیں جو لاکھوں ایکڑ اراضی پر قابض ہیں جسے کوئی واگزار نہیں کرا رہا اور کسی کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جا رہی۔ آج بد قسمتی سے جس کی اپنی دکان کے سامنے ایک یا دو فٹ سیڑھیاں ہیں ان کو گرانے کا مشن بڑی تیزی کے ساتھ جاری ہے۔ یہ مجھے بتائیں کہ لاکھوں ایکڑ اراضی جو قبضہ گروپ کے پاس ہے کیا انہوں نے وہ اراضی واگزار کرا لی ہے اور کیا قبضہ مافیا کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی ہے؟ یہ صرف سیڑھیاں گرانے کا مشن لے کر چلے ہیں؟ ان کو سمجھ نہیں آ رہی اور ان کی good governance بُری طرح ناکام ہو چکی ہے۔ آپ کسی ایک محکمے کو دیکھ لیں اس کی کارکردگی صفر (0) ہو چکی ہے۔ میں مسلم لیگ (ن) کے معزز ممبران سے پوچھتا ہوں کہ کیا آپ کے اضلاع کے ہسپتالوں میں مفت ادویات ملتی ہیں؟ ہمارے اضلاع میں بے شمار سکول ایسے ہیں جن کی چھتیں نہیں ہیں اور بچے درختوں کے نیچے پڑھتے ہیں۔ انہوں نے اب ایک نیا ڈرامہ شروع کیا ہے جو میری سمجھ سے ہی باہر ہے کہ سکول بند کرنے شروع کر دیئے ہیں جہاں عمارتیں موجود ہیں ہر سہولت موجود ہے لیکن ای ڈی او کو وہ سکول پسند نہیں اور اس حلقہ کے ایم پی اے سے مشورہ کئے بغیر سکول بند کرا دیا جاتا ہے۔

رانا محمد افضل خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں پہلے قائد حزب اختلاف اپنی بات مکمل کر لیں۔ رانا صاحب! آپ بعد میں جواب دیجئے گا۔ جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! رانا صاحب میرے قابل احترام بھائی ہیں اللہ کرے یہ وزیر بن جائیں مجھے خوشی ہو گی۔ یہ ابھی تو عزت کی زندگی گزار رہے ہیں، وزیر بن گئے تو ان کی اپنے ڈیپارٹمنٹ میں جو بے عزتی ہونی ہے اس سے ان کو سبق حاصل ہو جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میری سرگودھا میں ایک کالج میں تقسیم انعامات کے سلسلے میں ڈیوٹی لگی اس وقت مسلم لیگ (ن) کے ایم پی اے ڈھلوں صاحب میرے ساتھ تھے۔ وہ کالج ان کے حلقے میں تھا جب میں وہاں گیا تو انہوں نے مجھے سٹیج پر کہا کہ آپ اس کالج کے لئے ایک کروڑ روپے کی گرانٹ کا اعلان کریں۔ میں نے کہا کہ یہ میرے اختیار میں نہیں ہے۔ آپ مجھ سے اعلان نہ کرائیں کیونکہ میں پیسے دے سکتا ہوں اور نہ یہ grant اس کالج کو ملے گی۔ میں نے کئی بار ڈھلوں صاحب سے request کی کہ مجھ سے یہ اعلان نہ کرائیں۔ انہوں نے کہا کہ آپ اعلان کریں، آپ مجھے لکھ کر دے دیجئے گا میں وزیر اعلیٰ سے یہ approve کرا لوں گا۔ میں نے اعلان کیا اور اس کے بعد میں نے ایک letter وزیر اعلیٰ صاحب

کو لکھا کہ آپ نے مجھے بھیجا تھا اور میں نے وہاں مسلم لیگ (ن) کے ایم پی اے کی request پر اس کالج کے لئے ایک کروڑ روپے کی grant کا اعلان کیا ہے۔ آپ مہربانی کریں اور یہ grant اس کالج کو دے دیں۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! لمبی کہانیوں میں نہ جائیں۔ آپ to the point بات کریں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آپ ruling دے دیں۔ کیا آپ قائد حزب اختلاف کو پابند کر سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: آپ بار بار ایک بات نہ کریں۔ آپ اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ آپ قائد حزب اختلاف بھی ہیں۔ اب آپ اپنی بات کو مکمل کریں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں نے جب وہ letter لکھا تو اس کے بعد مجھے وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ کی طرف سے یہ کہا گیا کہ یہ آپ کا استحقاق نہیں ہے اور آپ ایک کروڑ روپیہ نہیں دے سکتے تھے۔ میں نے مسلم لیگ (ن) کے ایم پی اے کے کہنے پر اعلان کیا تو اس پر مجھے منع کیا گیا اور کہا گیا کہ یہ آپ کا استحقاق نہیں ہے، آپ نے یہ کیوں کیا ہے؟ یہ سینئر منسٹر کی respect تھی۔ اب آپ کی منسٹر بننے کی خواہش ہے جب آپ منسٹر بن گئے تو پھر اس دن کو پچھتائیں گے کہ جس دن آپ نے حلف اٹھایا ہوگا۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

ملک محمد وارث کلو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، کلو صاحب!

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! میں اپنے بھائی راجہ ریاض صاحب۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹا، لوٹا" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ Order please. Order in the House اب تحریک استحقاق نمبر 11/2011 جناب اعجاز احمد کاہلوں صاحب کی ہے۔ یہ پڑھی جا چکی ہے اس کا جواب آنا تھا۔ جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا جواب ابھی تک موصول نہیں ہوا لہٰذا اس کو آپ بدھ تک کے لئے pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: یہ تحریک استحقاق بدھ تک کے لئےpending کی جاتی ہے۔اگلی تحریک استحقاق نمبر12چودھری محمد طارق گجر صاحب کی طرف سے ہے۔رانا صاحب!کیااس کا جواب بھی نہیں آیا؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان):ابھی تک جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب سپیکر:یہ تحریک استحقاق بھی بدھ تک کے لئےpendingکی جاتی ہے۔

معزز ممبران:بدھ کو23-مارچ کی چھٹی ہے۔

جناب سپیکر:چلیں،بدھ کو چھٹی ہے تو پھر یہ دونوں تحریکیں جمعرات تک کے لئےpendingکی جاتی ہیں۔

لیفٹیننٹ کرنل(ریٹائرڈ)محمد شبیر اعوان:پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر:جی،فرمائیں!

لیفٹیننٹ کرنل(ریٹائرڈ)محمد شبیر اعوان:جناب سپیکر!آج اس معزز ایوان میں ایک خاتون ممبر نے دوسرے کے والد کے اوپر کیچڑ اچھالا ہے۔۔۔

جناب سپیکر:کرنل صاحب!میں نے وہ تمام الفاظ کارروائی سے حذف کر دیئے ہیں۔

لیفٹیننٹ کرنل(ریٹائرڈ)محمد شبیر اعوان:جناب سپیکر!میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی مناسب بات نہیں ہے۔

(اذان مغرب)

جناب سپیکر:آدھے گھنٹے کے لئے وقفہ برائے نماز مغرب کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کے لئے اجلاس کی کارروائی آدھ گھنٹہ کے لئے ملتوی کی گئی)

(نماز مغرب کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 7بج کر10منٹ پر
کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

رانا محمد افضل خان:پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر:جی،فرمائیں!

رانا محمد افضل خان:شکریہ۔جناب سپیکر!میں آپ کی توجہ ایک بہت ہی اہم معاملے کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔چند دن پہلے ایک آرڈیننس کے تحت پاکستان میں نئےtaxesلگائے گئے۔انtaxesکو لگاتے

وقت کچھ taxes عجلت میں ایسی چیزوں پر لگا دیئے گئے ہیں جو ملک کی ترقی کی راہ میں رکاوٹ بن جائیں گے۔ پاکستان میں جو نئی انڈسٹری لگنی ہے یا جو لوگ انڈسٹری لگانا چاہتے ہیں اس کی مشینری کی درآمد پر آج تک ٹیکس نہیں تھا اور پہلی مرتبہ ایسا ہوا کہ اس مشینری کے اوپر پندرہ سے بیس فیصد تک taxes لگا دیئے گئے ہیں۔ اب نئی انڈسٹری لگانی بیس سے پچیس فیصد مہنگی ہو گئی ہے۔ اسی طرح انڈسٹری کے لئے جو raw material import ہو رہا ہے، جس raw material کو import کر کے اس کے اندر value addition کی جاتی ہے اور value addition کر کے یہاں لوگوں کو نوکریاں اور روزگار ملتا ہے اور وہ مال درآمد کیا جاتا ہے اب اس raw material کے اوپر بھی ٹیکس لگا دیا گیا ہے۔ ہماری انڈسٹری اور بالخصوص پنجاب کی انڈسٹری بجلی کے بحران کا شکار ہے۔

جناب سپیکر: اب تحاریک التوائے کار کا وقت ہے۔

رانا محمد افضل خان: جناب والا! میں اسے wind up کرتا ہوں۔

کورم کی نشاندہی

جناب وسیم افضل گوندل: جناب والا! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کورم point out ہوا ہے۔ گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے۔ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: دوبارہ گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر دوبارہ گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے۔ اب اجلاس کی کارروائی پندرہ منٹ کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی پندرہ منٹ کے لئے ملتوی کر دی گئی)

(کورم کی نشاندہی پر 15 منٹ کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 7 بج کر 35 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے۔ اب اجلاس کل مورخہ 22۔ مارچ بروز منگل بوقت 00-10 بجے صبح تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔